کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجر خونخوار ہے خامہ تیرا

ایک نام نہاد مصلح کی تلبیسِ شیطانی کا انکشاف

مُسمّٰی بنام

انکشافُ التّلبیسِ الجدید

بجواب

کچھ اور الزامات کی تردید

از:
حضرت علامہ مفتی محمد عبد الرحمٰن صاحب قادری
حشمتی دار الافتاء، الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر، ماہم ضلع گونڈہ

عسکری اکیڈمی
درگاہ مظہرِ اعلیٰ حضرت، خانقاہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

پیغام فتاویٰ رضویہ شریف

بغیر اس کے مسلمان نہیں ہوسکتا اگرچہ لاکھ دعویٰ اسلام کرے

کسی مسجد یا مدرسے کے مہتمم متولی کیا روا رکھیں گے کہ اپنے اختیار سے اسے امام و مدرس کریں جو ان کے ماں باپ کو علانیہ مغلظہ گالیاں دیا کرے، ہرگز نہیں۔ پھر وہابیہ تو اللہ عزوجل کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علانیہ گالیاں دیتے، لکھتے، چھاپتے ہیں۔ وہ کیسا مسلمان کہ اسے ہلکا جانے اور ایسوں کو مدرس و امام کرے۔ اللہ تعالیٰ سچا اسلام دے اور اس پر سچی استقامت عطا فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دے اور ان کے دشمنوں سے کامل عداوت ونفرت عطا فرمائے کہ بغیر اس کے مسلمان نہیں ہوسکتا اگرچہ لاکھ دعویٰ اسلام کرے اور شبانہ روز نماز و روزے میں منہمک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین ترجمہ: (لوگو!) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی نگاہ میں اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (ت)

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ و رسول کی محبت و عظمت کو ایک پلہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت و عزت کو دوسرے میں۔ پھر دشمنان و بدگویانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تو یہ صلح کلی، یہ بے پرواہی، یہ سہل انگاری یہ نیچری ملعون تہذیب، سدّ راہِ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت و عزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل، والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ تعالےٰ کی پناہ۔ت) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون ۔ کیا لوگ اس گھمنڈ میں پڑ گئے کہ وہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (ت)

زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں اللہ و رسول کی محبت و عظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرا دیتی ہیں کہ کون اس دعوے میں جھوٹا اور کون سچا۔

۹۲/۷۸۶

کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

ایک نام نہاد مصلح کی تلبیس شیطانی کا انکشاف

مسمیٰ بنام

انکشاف التلبیس الجدید

بجواب

"کچھ اور الزامات کی تردید"

از حضرت علامہ مفتی محمد عبد الرحمن صاحب قادری
حشمتی دار الافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

ناشر عسکری اکیڈمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، پیلی بھیت شریف

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم

غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

نام کتاب

انکشاف التلبیس الجدید بجواب ''کچھ اور'' الزامات کی تردید''

مصنف

از حضرت علامہ مفتی محمد عبد الرحمن صاحب قادری

حشمتی دار الافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

سن اشاعت بار اول

مکتبہ حشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

صفر مظفر ۱۴۳۸ھ مطابق نومبر ۲۰۱۶ء 11000

اشاعت بار دوم: پانچ ہزار 5000 قیمت پینتیس روپے

ناشر

ناشر عسکری اکیڈمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، پیلی بھیت شریف

عظمت سید عالم شہنشاہ مدینہ سرور قلب وسینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بزبانِ مبارک
امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت
رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل　　یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ ٔ و منیٰ　　لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز　　اور وہ بھی عصر سب میں جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے　　اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

ہاں تو نے اُن کو جان اُنھیں پھر دی نماز　　پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات　　اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود

مظہر حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں

تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود

تم سے خدا کا ظہور اُس سے تمہارا ظہور　　لِم ہے یہ وہ اِن ہوا تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود

تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں درود

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرت افضال والا کی

کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا　　یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا

رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور

عظمت حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

ازارشادات مبارکہ

عاشق امام عالیمقام حضور استاذ زمن

برادر خور سیدنا مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہما

گو بے شمار جرم ہوں گو بے عدد گناہ　　کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہگار کی طرف

طوافِ روضۂ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہیں　　عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادب دانِ محبت کا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالک و مختار بنایا

خدا کرنا ہوتا جو تحتِ مشیّت　　خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا

اپنے ہاتھوں میں ہے دامانِ شفیع　　ڈر چکے بس فتنۂ محشر سے ہم

بندۂ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی　　ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جامع معقول ومنقول حامی سنیت قاطع تطہیریت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمن صاحب قبلہ قادری زیدت فیوضہم المبارکہ کی تصنیف لطیف کو فقیر نے ملاحظہ کیا، حضرت کی سابق تحریروں کی طرح اس کو بھی مدلل ومبرہن پایا۔

رب عزوجل کا فضل اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا ہے کہ "انکشاف التلبیس" تاوقتِ ایں لاجواب رہی۔ اور انشاء اللہ العزیز رہے گی۔ حضرت کی اس تصنیف پر مزید کچھ تبصرہ نہ کرکے کیوں نہ میں ہی مولوی تطہیر سے چند سوالات کرتا چلوں۔

(۱)

ملا جی اپنی کتاب "ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۱۸ پر لکھتے ہیں کہ:

"کہیں ایسا نہ ہو کہ بزرگوں کا نام لیتے لیتے لوگ اللہ ہی کو بھول جائیں"۔

(۱) تو جو ذکر اللہ کو بھلائے وہ ذکر جائز ہوگا کہ ناجائز؟

(۲) جو اب تک یہ ذکر کرتے چلے آئے اُن پر کیا حکم عائد ہوگا۔

(۳) جنہوں نے اس ذکر سے خدا تک پہنچنا بتایا اُن پر کیا حکم ہوگا۔

(۲)

ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۷۴ پر لکھتے ہیں:

"بزرگوں کا ذکر اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کے ذریعے ذکر خدا مٹنے لگے تو یہ خالص بدعتِ سیئہ ہے"۔

(۱) بزرگوں کے ذکر کی وہ حد کیا ہے جس سے ذکر خدا مٹے۔ فتاویٰ رضویہ شریف کے

حوالے سے مع صفحہ وجلد بیان کریں۔

(۲) کیا بزرگوں کا ذکر بھی خالص بدعتِ سیئہ ہوسکتا ہے؟ چودہ سو سال سے جن اکابر نے بزرگوں کا ذکیا ہے اُن کی ذکر کرنے کی کیا حد تھی۔ کتب اعلیٰ حضرت سے بیان کریں۔

(۳)

(۳) ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا'' ص ۴۶ / ۴۷ / پر لکھتے ہیں:

''دیندار تو نہ رہے لیکن دین کے ٹھیکیدار بہت ہوگئے، خدا والے تو چلے گئے خدا کو بھلا کر اپنی پرستش اور پوجا پاٹ میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح جگہ جگہ پھیل گئے''

سوال (۱) ملا جی! دیندار تو رہے نہیں اور خدا والے بھی چلے گئے۔ تو اب بچا کون؟

سوال (۲) پوجا پاٹ میں لگانے والے جب جگہ جگہ پھیل چکے تو پھر آپ کا دعوتوں میں، جلسوں میں، عرسوں میں، جانا شرعاً کیسا؟

سوال (۳) جو سارے مسلمانوں پر ایسا الزام عائد کرے اُس پر عندالشرع کیا حکم ہے؟ کتبِ رضا کی روشنی میں بیان کریں؟

(۴)

ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا'' ص ۱۳ / پر لکھتے ہیں:

''جس کو اللہ کے ذکر اور اُس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو بزرگوں پیروں ولیوں سے اُس کی محبت وعقیدت اُن کی نیازیں وفاتحائیں عرس ولنگر اُن کے نعرے اور اُن کے نام پر جلسے جلوس سب غیر مقبول ناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں''

سوال (۱) کیا اولیاء کرام کی فاتحائیں یہ گمراہی کا راستہ ہوسکتی ہیں یا نہیں؟

سوال (۲) جس کو ذکر الٰہی میں مزہ نہ آئے (خشوع وخضوع) تو کیا اُن کا عرس ولنگر یہ گمراہی کا راستہ ہے؟

(۳) اور کیا عرس اعلیٰ حضرت میں آنے والے زائرین سے بقول آپ کے سوال کرنا ضروری نہیں

کہ بھائیو، جس کو عبادت میں مزہ نہ آتا ہو وہ فوراً چلا جائے۔ ورنہ اُس کے لئے یہ گمراہی کا راستہ ہے۔

سوال (۴) کیا آپ پر لازم نہیں کہ آپ اپنے جلسوں میں یہ اعلان کریں کہ بھائیو! جلسہ وہ کریں جن کو عبادت میں مزہ آتا ہو ورنہ اُن کے لئے یہ گمراہی کا راستہ ہے؟

(۵)

ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۹۴ پر لکھتے ہیں:

" میں دیکھ رہا ہوں جب سے مزارات کو چھونے چومنے سجدے کرنے کا رواج بڑھا ہے تب سے وہاں حاضری دینے والوں میں غیر مسلم کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ آجکل خانقاہوں درگاہوں میں اُنہیں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے جو کچھ اُن کے پوجا استھلوں، مندروں اور گرودواروں میں ہوتا ہے"

سوال (۱) مسلمانوں پر یہ گمان کرنا کہ وہ مزارات کو سجدہ کرتے ہیں کتب رضا کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے بیان کریں؟

سوال (۲) سجدہ کسے کہتے ہیں اور اس کی حد کیا ہے؟

سوال (۳) کیا مزارات پر پوجا پاٹ ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ مندروں میں پوجا پاٹ اور معبودانِ باطلہ کہ پرستش ہوتی ہے۔

(۶)

ملا جی اپنی کتاب "درمیانی امت" ص ۱۹۲ پر لکھتے ہیں:

"بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے خواہ کتنا ہی نیکوکار پرہیزگار دیندار ہو ولی قطب اور غوث ہو مقرب فرشتہ ہو یا رسول و نبی ہو"

سوال (۱) نبی اور رسول کو بھی کیا آپ اللہ سے ڈرنے کا سبق نہیں سکھا رہے ہیں،

سوال (۲) ملائکہ اور انبیاء و رسل کو نصیحت کرنا عند الشرع کیا حکم رکھتا ہے؟

سوال (۳) ایک ہی صف میں نیکوکار ساتھ میں رسول اور نبی کو نہ رکھا؟ کیا یہ تقویۃ الایمان کا

انداز نہیں ہے؟

(۷)

ملا جی اپنی کتاب ''امام ومقتدی'' ص ۱۹۲/ پر لکھتے ہیں:

''جو عوام درگاہوں پر پابندی سے جاتے ہیں لیکن نمازیں بالکل نہیں پڑھتے اُن کا اسلام خطرے میں ہے یہ مشرکوں غیر مسلموں کی طرح ہو سکتے ہیں''۔

سوال (۱) کیا درگاہوں میں جانے کی بنیاد پر اُن کا اسلام خطرے میں ہے۔

سوال (۲) کیا نماز نہ پڑھنے والا دنیا میں کیسی ہی خرافات کرتا رہے لیکن اگر درگاہ پر چلا جائے تو مشرکوں غیر مسلموں کی طرح ہو جائے گا؟

سوال (۳) نماز کا سہارا لے کر درگاہوں پر حاضری کو کیا شرک سے قریب کرنے والی نہ بتایا؟

سوال (۴) نماز نہ پڑھنے کی علت کیا درگاہوں پر جانا ہے؟

سوال (۵) کیا آپ کو عرسِ اعلیٰ حضرت ودیگر اعراس میں جہاں آپ شرکت کرتے ہیں یہ اعلان کرنا اور کروانا فرض نہیں کہ بھائیو! جو نماز نہیں پڑھتے وہ درگاہوں پر نہ آئیں، عرسوں میں نہ آئیں، اس لئے کہ وہ مشرک وغیر مسلم نہ ہو جائیں۔

(۸)

ملا جی اپنی کتاب ''درمیانی امت'' ص ۱۷۵/ پر لکھتے ہیں:

''......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد اور اپنے دادا قدست اسرارہم کا اہتمام کے ساتھ عرس کرانے یا شاندار قسم کے مزارات بنوانے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ وہ حضرات اس سب اہتمام کے بدرجہ اتم مستحق تھے یہ اُن کی حد درجہ احتیاط تھی......یہ سچا فقہ اور تصوف تھا''۔

سوال (۱) جو لوگ اہتمام کے ساتھ عرس نوری، عرس جیلانی، عرس برکاتی، عرس اشرفی چشتی رضوی حشمتی کر رہے ہیں وہ سچے صوفی ہیں کہ نہیں؟

سوال (۲) قبۂ اعلیٰ حضرت ودیگر خانقاہیں جو اہتمام کے ساتھ بنائی گئیں اُن کے بنانے والے

سب نفس پرست ہیں یا نہیں؟

سوال (۳) پھر اُن کی تعظیم وتکریم اور اُن کے ساتھ آپ کی شرکت عندالشرع کیسی ہے؟

(۹)

ملا جی اپنی کتاب ''درمیانی امت'' ص ۱۲۱ر پر لکھتے ہیں:

''اپنی تنظیم کمیٹیوں، مکتبوں کا نام صرف بزرگوں اور سلسلوں کے (یعنی قادری، چشتی، برکاتی، رضوی، اشرفی، نام سے مشہور نہ کیے جائیں بلکہ اُس کے ساتھ اسلام کا نام ضرور لایا جائے''۔

سوال (۱) جن بزرگوں نے اپنی کمیٹیوں، مدرسوں کا نام صرف اور صرف بزرگوں کے نام پر رکھا یعنی مدرسہ قادریہ مدرشہ چشتیہ، مدرسہ صابریہ،، مدرسہ برکاتیہ، مدرسہ نوریہ، مدرسہ رضویہ، مدرسہ اشرفیہ، مدرسہ حشمتیہ، وہ بزرگوں کا کرنا بہتر تھا یا نہیں؟ کیا یہ تمام بزرگانِ دین غلطی پر تھے، محض آپ ہی مصلح پیدا ہوئے ہیں؟

(۱۰)

ملا جی اپنی کتاب ''آؤ دین پر چلیں'' ص ۳۹ر پر لکھتے ہیں:

''خطائیں بزرگوں سے بھی ہوئی ہیں غلطیاں گناہ بھول چوک بعض اکابر دین یہاں تک کہ صحابہ کرام سے بھی واقع ہوگئی ہیں''

سوال (۱) بقول آپ کے آپ نے یہ کتاب عوام کیلئے لکھی ہے۔تو عوام میں یہ باتیں لا کر کہ صحابہ کرام سے بھی غلطیاں واقع ہوگئی ہیں اس سے آپ عوام کو کیا میسیج دینا چاہتے ہیں؟

سوال (۲) کیا اس سے یہ میسیج نہیں جاتا کہ بھائیو! غلطیاں تم سے ہورہی ہیں تو کیا ہوا غلطیاں تو بڑے بڑے صحابہ کرام سے بھی ہوئی ہیں۔

سوال (۳) کیا ہر سچ بات کو عوام میں بیان کرنا صحیح ہے تو پھر ہمت کیجئے اور اپنے آقا کے لئے بھی اپنی کتاب میں ایک ہیڈنگ لگا کر چھاپئے باٹئے کہ بھائیو! غلطیاں اور گناہ تو ازہری میاں سے بھی ہوچکے ہیں۔تو کیا ایسا لکھکر شائع کریں گے؟

(۱۱)

ملا جی اپنی کتاب ''آؤ دین پر چلیں''ص ۳۹؍ پر صحابہؑ کرام سے بھی غلطیاں ہوگئی ہوگئی ہیں کے تحت لکھتے ہیں:

''ایک واقعہ مالک بن اسلمی کا ہے اُن سے زنا سرزد ہوگیا''

سوال (۱) عوام میں یہ میسیج دینا کہ صحابہ سے غلطیاں ہوگئی ہیں اور غلطیاں بھی کیسی کہ صحابہ سے زنا تک سرزد ہوگیا ہے (معاذ اللہ رب العٰلمین) تو یہ صحابہ کی توہین نہیں؟ یاد رہے کہ آپ کی یہ کتاب عوام کے لئے لکھی گئی ہے۔

سوال (۲) کیا ہم امید کریں کہ آپ بہت جلد ایک کتاب اس دور کے پیروں، اور مولویوں، اور اپنی حمایتوں، مع اپنی ذات پر لکھ کر چھاپنے والے ہیں کہ بھائی غلطیاں تو ہو چکی ہیں، ضیاء المصطفےٰ سے بھی زنا سرزد ہو چکا ہے، (جیسا کہ اس کی شہرت عوام و خواص میں ہو چکی ہے اور شہرت آپ کے آقا کے نزدیک مفیدِ علم ہے)

اور بھائی لوگو! مجھ سے بھی بہت سی غلطیاں اور خطائیں (جو ملا جی خود جانتے ہیں) سرزد ہوگئی ہیں لکھ کر عوام میں شائع کریں گے؟ نہیں تو کیوں؟

سوال (۳) اگر نہیں کر سکتے تو کیا آپ نے اپنی عزت و عصمت کو صحابہؑ کرام سے بھی بلند سمجھ لیا ہے؟ اگر کوئی دوسرا ہی آپ کے لئے اس طرح کی کتاب لکھ کر شائع کر دے تو آپ کا اور جن لوگوں کے متعلق لکھا گیا ہے اُن کا کیا ردِ عمل ہوگا؟

(۱۲)

ملا جی اپنی کتاب ''امام اور مقتدی''ص ۴۹؍ پر لکھتے ہیں:

''ان جلسہ کرانے والوں میں بہت سے طرح طرح کی غلط کاریوں اور حرام کاموں میں لگے رہتے ہیں بلکہ اُن میں بعض تو میں نے وہ دیکھے جو اپنی حرام کاریوں، بے ایمانیوں ظلم وزیادتیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کردار کے داغ اور دھبے چھڑانے کے لئے جلسہ کرا کر صدر بن

کرا سٹیج پر بیٹھ جاتے ہیں"۔

سوال(۱) جن جلسوں میں آپ جاتے ہیں اُس کا کیا پروف ہے کہ اُس جلسے کو کرنے والا یا کرانے والے حرام کاریوں غلط کاریوں سے محفوظ ہیں؟

سوال(۲) تو آپ کا بغیر تحقیق شرعی کے اُن جلسوں میں شرکت کرنا کیسا؟

سوال(۳) اس دور کے مشائخ اور علمار جو جلسوں میں شرکت کرتے ہیں اُن کی شرکت پر عندالشرع کیا حکم عائد ہوگا؟ اس لئے کہ کیا معلوم کہ جلسہ کرانے والے بھی اپنی حرام کاریوں غلط کاریوں میں مبتلا ہوکر اُن حرام کاریوں غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اُن مشائخ کو بلا رہے ہوں۔

فقیر محمد نقیب الرحمن حشمتی مقیم حال مظفر پور بہار

برکاتی پیغام اہلسنت کے نام

قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں۔

تاجدارِ مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین حضور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، رفضیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ”کوئی آزادی کا قائل، دہریت کا مائل ہے، قیدِ مذہب لغو وفضول، امتیازِ مذہب باطل ومخذول، برخلاف حکم خدا اور سول سب بدمذہبوں سے اتحاد واتفاق مقبول...... پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سنی ہی کہتے ہیں، سنی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں...... قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں۔ اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روزِ قیامت خدا اور سول روحانیت شریعت وسنت کو منہ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب وحضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں صاحب وحضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی حضور آلِ احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ وتعلق رکھتا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، ان مدعیانِ سنت گندم نما جوفروشوں، حق پوشوں باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگے۔ ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے۔

(ماخوذ از: ”ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف“)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمدٍ صلیٰ علیہ وسلما

وعلیٰ ذویہ وصحبہٖ ابدالدھور وکرما

انکشاف التلبیس الجدید

بجــــــــــــواب

"کچھ اور الزامات کی تردید"

ازحضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمٰن صاحب قادری
مفتی حشمتی دارالافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، پر اماھم ضلع گونڈہ

یہ میرے لئے ایک ناخوشگوار حادثے سے کم نہیں کہ آج مجھے ایک ایسے رسالے کا جواب لکھنا پڑ رہا ہے جس کی اردو تک ٹھیک نہیں۔ بچکانہ طرزِ تحریر، فکر و نظر کی ناپختگی، مضحکہ خیز بحث واستدلال کے اعتبار سے اُن کی طرف سے آنے والی کوئی بھی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اس کی طرف نظر التفات کی جائے۔ جب میں نے ان کی کتابوں کو دیکھا تو بلاغت کا ایک

شعر زبان پر جاری ہوا۔

اذا نطق السفیہ فلا تجبہٗ　　فخیر من اجابتہٖ السکوت

چونکہ کتاب ''الزامات کی تردید'' جناب تطہیر صاحب کے نام سے آئی تھی۔ اور مسئلہ بھی ان ہی کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ تطہیریوں نے اس کو مستند جواب سمجھا تھا، اس لئے قلم کا تیشہ اٹھانا پڑا۔ نیز عوام مسلمین کے قلوب واذہان کو مشکوک کرنے کی خاطر جدید آلۂ شیطانی استعمال کیا تھا اس لئے اس طرف متوجہ ہوا۔ اس سے پہلے ''انکشات التلبیس'' نے ''الزامات کی تردید'' کا جو برا حال کیا وہ مجھے بتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

عیاں راچہ بیاں:

اب جو قلم چل رہا ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ حضرات خود اندازہ لگالیں کہ جو لوگ اچھے ڈھنگ سے نام رکھنا نہیں جانتے ہوں وہ اندر کیا لکھیں گے۔ پھر بھی جواب لکھنا پڑ رہا ہے۔ تو آیئے اب ان کے ''کچھ اور الزامات کی ترید'' کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔

جناب تطہیر صاحب ''کچھ اور الزامات کی تردید'' کے صفحہ ۲ / پر لکھتے ہیں کہ:

کچھ لوگ میری تصنیفات میں آگے پیچھے کی عبارتوں کو حذف اور کتر بیونت کر کے بیچ کے کچھ ٹکڑے لے کر اپنی طرف سے ان کے غلط مفہوم پیش کر کے قوم کو میری طرف سے گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا عوام وخواص مسلمانانِ اہل سنت سے میری گذارش ہے کہ میرے خلاف کوئی بات سن کر پروپیگنڈہ پر نہ جائیں۔ بلکہ میری کتاب خود پڑھنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کریں''۔

گذارش قادری:

اس اناڑی مصنف کی اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ جناب کو تصنیف وتالیف

کا دستور بھی نہیں معلوم ہے۔ آیئے ہم آپ کو تصنیف وتالیف کا دستور بتاتے ہیں۔ مطالعہ فرمایئے ''زیروزبر'' صفحہ ۳۹۹ر پر علامہ لکھتے ہیں کہ:

''جولوگ تصیف وتالیف کا تجربہ رکھتے ہیں وہ مصنفین کے اس معمول سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ کسی دعوے کے ثبوت میں جب کسی کی عبارت بطور حوالہ نقل کی جاتی ہے تو کتاب کا اتنا ہی حصہ نقل کیا جاتا ہے جتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پوری کتاب کوئی نقل نہیں کرتا''۔

اناڑی مصنف صاحب! سُنا آپ نے کہ ضرورت کے مطابق عبارت نقل کی جاتی ہے۔ لہٰذا پہلے آپ تصنیف وتالیف کا اصول ودستور تو سیکھ لیجئے پھر قلم اُٹھایئے۔ ایک کہاوت ہے:

''یابنی تعلم ثم تکلم''

برخوردار صاحبزادے! پہلے سیکھو پھر زبان کھولو۔

آپ کو یاد ہوگا اناڑی مصنف صاحب نے اس سے پہلے ''الزامات کی تردید'' میں بھی عبارت میں حذف وکتر بیونت کا الزام لگایا تھا۔ مگر جب اپنے اعتبار سے انھوں نے پوری عبارت پیش کی تو اور بھی زیادہ پھنس گئے۔ ''انکشاف التلبیس'' دیکھئے۔ حوالوں کی خیانتوں کے تعلق سے ان کے سارے الزامات میں نے اس طرح چکنا چور کردیئے ہیں کہ سطر سطر سے گرد اُڑ رہی ہے۔ مگر ہٹ دھرمی اور جہالت کو کیا کہئے گا۔

اعلیٰ حضرت سرکار نے ایک مقولہ نقل فرمایا ہے: ''واذالم تستحی فاصنع ماشئت ''جب بے حیا ہوجائے تو پھر جو چاہے وہ کرے۔

''میری کتابیں خود پڑھنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کریں''

گذارش قادری:

اس پر گذارش یہ ہے کہ آپ حضرات ان کے اس مغالطے میں مت آیئے گا کہ اگر جناب تطہیر صاحب سچے ہوتے تو ایسا کیوں لکھتے؟۔ اس لئے کہ جو کچھ یہ آج کہہ رہے ہیں اس کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ مطالعہ فرمایئے ''انکشاف التلبیس'' میں ایک ہیڈنگ لگائی

ہے جس کا نام ''بہترین فیصلہ'' ہے اس تحت میں ممیں نے لکھا ہے کہ:

''آپ حضرات ہماری باتیں آنکھ بند کر کے تسلیم نہ کریں ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ حق حق ہوتا ہے۔آپ ان کی کتابیں دیکھیں پھر بتائیں کہ نیاز وفاتحہ ومراسم اہل سنت کو بند کرانے پر انہوں نے زور دیا ہے یا نہیں؟''

لہٰذا اناڑی مصنف صاحب آپ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں ہم تو اعلان کرتے ہیں کہ قارئین خود ان کی کتابیں دیکھیں پھر بتائیں کہ آپ کس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

ملا جی ''کچھ اور الزامات کی تردید'' کے ص ۲ پر لکھتے ہیں کہ:

''میں نے بھی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے ''الزامات کی تردید'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا تھا۔اس کا بھی کوئی قابل التفات جواب نہ دے سکے۔صرف گالی نامہ لکھ کر شائع کر دیا گیا۔جس کے جواب کیلئے کسی گلیر کی ضرورت تھی مگر میرے پاس ایسے لوگ نہیں ہیں والحمدللہ رب العٰلمین۔المؤمن لایکون فحاشاً''

گزارش قادری:

میں نے پہلے ہی آپ حضرات کو بتادیا ہے کہ ان کی طرف سے آنے والی کوئی بھی کتاب بچکانہ طرزِ تحریر اور مضحکہ خیز بحث واستدلال کے لحاظ سے اس قابل نہ تھی کہ ان کی طرف التفات کیا جائے۔مگر جناب انھیں زبردست کہہ رہے ہیں۔اور ''انکشاف'' جو دلائل وبراہین کا مجموعہ ہے اس کو گالی نامہ کہہ رہے ہیں۔

آپ پریشان نہ ہوں ان کے لئے یہ کوئی جائے تعجب نہیں۔کیونکہ ان کے اندر علم وجہل، اندھیرے اُجالے، صحیح اور غلط کے درمیان خطِ فاصل کھینچنے کی صلاحیت بالکل مفقود ہے۔تو اب اگر یہ رات کو دن اور دن کو رات، اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا سمجھ لیں تو عجب کیا۔

”وحشت میں ہر نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے“:

حقیقت یہ کہ ان کی کتابیں اہل علم کے حلقے میں بلکہ خود اپنے حلقے میں بے آبرو ہوگئی ہیں۔ رہی بات گالی کی تو میں دِکھاتا ہوں آپ کو کہ گالی کس نے دی ہے۔ ”الزامات کی تردید“ میں تحریری طور پر موصوف کی جو گالیاں منظر عام پر آئیں اُن میں سے کچھ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کریں:

”الزامات کی تردید“ صفحہ ۱۰۳ر پر لکھتے ہیں:

”کوئی سر پھرا یہ کہتا پھرے کہ لاتقربوا الصلوٰۃ اور آگے والا جملہ چھوڑ دے تو وہ آپ کا ہمجنس ہوگا“

پھر اسی کے نیچے لکھتے ہیں کہ:

”کچھ جہلائے زمانہ تمہاری جیسی عقل والے“

پھر ایک جگہ لکھا کہ: ”اُجڈ“

اب ذرا ماتھے سے پسینہ پوچھ کر اپنا نقل کیا ہوا قول دُہرا لیجئے کہ: ”المؤمن لایکون فحاشا“ کہ مومن بدزبان نہیں ہوتا۔ آپ سے بڑا اگلیر کون ہے۔ کون نہیں جانتا کہ میں نے ”الصواعق میں ”مولانا تطہیر“ کہہ کر کلام کیا تھا اس کے جواب میں جناب کی یہ گوہر افشانیاں ہیں۔

لباسِ پارسائی سے شرفت آ نہیں سکتی
شرافت نفس میں ہوگی تو انساں پارسا ہوگا

کچھ نیا نہیں لکھا:

”کچھ اور الزامات کی تردید“ صفحہ ۴ر پر لکھتے ہیں کہ:

میں نے اپنی کتابوں میں کچھ نیا نہیں لکھا ہے اکابر اہل سنت خاص کر امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اسی کو آسان عام فہم لب ولہجہ میں عوامی سطح پر لانے کی کوشش کی ہے“۔

گذارش قادری:

اب اُن سے کون پوچھے کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کہاں لکھا ہے کہ:

(۱) ''آج کل خانقاہوں اور درگاہوں میں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں اور گرودواروں میں ہوتا ہے''۔ حوالہ ''کچھ اور الزامات کی تردید'' صفحہ ۱۸ ؍۔

اور اعلیٰ حضرت سرکار نے یہ کہاں لکھا ہے کہ:

(۲) : ''اور جس کو اللہ کے ذکر میں اور اس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو، بزرگوں، پیروں، ولیوں سے اس کی محبت وعقیدت ان کی نیازیں فاتحائیں، عرس ولنگر، ان کے نام کے نعرے اور ان کے نام کے جلسے جلوس سب غیر مقبول وناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں''۔

حوالہ ''ذکر خدا اور امام احمد رضا'' صفحہ ۱۳ ؍۔

(۳) ''اور خاص طور سے یہ کہ اگر بزرگوں کا ذکر اس منزل اور حد کو پہنچ جائے کہ خدا کا ذکر مٹنے لگے تو یہ خالص بدعت سیئہ ہے''۔

بطور نمونہ یہ تین عبارتیں پیش ہیں۔ اب ملاجی اور سارے تطہیری دِکھائیں کہ اعلیٰ حضرت نے یہ سب کہاں لکھا ہے؟

فان لم تفعلو اولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة

اب آیئے ہم آپ حضرات کی خدمت میں سرکار اعلیٰ حضرت کی ایمان افروز عبارتیں پیش کرتے ہیں، آپ حضرات اُن عبارتوں کو دیکھیں اور خود فیصلہ کریں کہ اناڑی مصنف صاحب اعلیٰ حضرت کے موافق ہیں یا مخالف۔

(۱) جناب کی مندروں اور گردواروں والی عبارت کے مقابلے میں اعلیٰ حضرت سرکار کی کتاب ''فتاویٰ رضویہ'' شریف جلد نمبر ۹ ر ص ۱۱۲ ر کی یہ عبارت دیکھیں:

''عجب وہ مسلمان کہ اسلام وکفر میں فرق نہ کرے عجب وہ مسلمان کہ بتوں کے استھان

اور اولیائے کرام کے مزاراتِ طیبہ کو ایک ساتھ گنے بُت پر چڑھاوا چڑھانا کفر ہے اور اولیاء کو ایصال ثواب طریق اسلام۔ اس پر مزید بحث ہم آگے کریں گے۔

(۴) اناڑی مصنف صاحب کی دوسری عبارت ''گمراہی کے راستے'' کے مقابلے میں سرکار اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت دیکھیں۔ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۲ / صفحہ ۷۷ / پر فرماتے ہیں:

''بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کرسکتا کہ مصطفےٰ کی یاد بعینہٖ خدا کی یاد ہے''۔

اور اسی پر بس نہیں بلکہ فتاویٰ رضویہ شریف کی ایک عبارت اور ملاحظہ کرلیں: جلد ۶ / صفحہ ۱۶۶ / پر لکھتے ہیں کہ:

''ان آیتوں کا حاصل ارشاد یہ ہے کہ کافر اگر کوئی بظاہر نیک کام مثل تصدق وغیرہ کرے بھی تو اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے''۔

اب فقیر قادری یہ گذارش کرتا ہے کہ کیا ایک مسلمان کافر سے بھی گیا گذرا ہوگیا معاذ اللہ کہ مسلمان کا نیک کام گمراہی ہوجائے اور کافر کے نیک کام کا بدلہ مل جائے اگرچہ دنیا ہی میں۔

اسی کے مقابلے میں فتاویٰ رضویہ شریف کی ایک عبارت اور ملاحظہ فرمائیں کہ: ''بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلۂ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں''۔ (حدیث شریف)

فتاویٰ رضویہ شریف کی مذکورہ عبارتوں میں دو چیزیں نہایت اہم اور قابل غور ہیں۔

نمبر ۱: ''شک نہیں کرسکتا''۔ نمبر ۲: ''بظاہر نیک کام''

دُکانوں پر فرق پڑنے لگا:

''کچھ اور الزامات کی تردید'' صفحہ ۵ / پر لکھتے ہیں کہ:

''میں نے علمائے اہل سنت کی ان باتوں کو اللہ کی توفیق سے عوامی زبان میں تحریر کردیا تو ان لوگوں کی دکانوں پر فرق پڑنے لگا اور وہ میرے مخالف ہوگئے جو سنیت کے نام پر ڈھول باجے اور تماشوں کو بڑھاوا دے رہے تھے''۔

گذارش قادری:

اگر آپ علمائے اہل سنت کی باتیں لکھتے تو کیوں کر یہ دن دیکھنا پڑتا۔ابھی ابھی ماقبل میں مَیں نے یہ واضح کردیا کہ آپ اعلیٰ حضرت سرکار کی تحریروں کے خلاف لکھتے ہیں۔رہی بات عوامی زبان کی تو حقیقت یہ ہے کہ آپ عوامی زبان کے علاوہ لکھ بھی تو نہیں سکتے۔اس لئے کہ آتا ہی نہیں۔

رہی بات دُکانوں پر فرق پڑنے کی تو سنئے فرق اُس پر پڑے گا جس کے پاس دوکان ہو۔

جس کی کتابوں کی تجارت پر فرق پڑنے لگا ہو۔خرید وفروخت بند ہوگئی ہو۔جو پینسٹھ لاکھ میں قلندری مسجد بھیلواڑہ (راجستھان) کا سودا کر رہا ہو،یہاں تو دُکان ہی نہیں ہے پھر فرق کس پر پڑے گا۔یہاں تو وہابیت وسنیت اور صلح کلیت کے جانچنے کا ایک پیمانہ ہے اور وہ اعلیٰ حضرت سرکار کا عطا کردہ فتاویٰ رضویہ شریف ہے۔جو اس کے مطابق ہے وہ ہمارا ہے اور جو اس سے الگ ہے وہ ہم سے الگ ہے۔

کیونکہ:''سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ''اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔اللہ توفیق دے والسلام''۔

وہ اپنے ہوگئے تو رحمتِ پروردگار اپنی ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضاجوئی

تیری نگاہ سے چلتا ہے کام یا خواجہ نہ فکرِ مئے نہ غم جام ترے مستوں کو

اب آیئے میں دِکھاتا ہوں کہ فرق کس پر پڑا ہے۔

(۱) آپ نے اسی کتاب''کچھ اور''کے پیچھے ایک ہیڈنگ لگائی ہے''سنی عوام سے اپیل''،اس کے تحت آپ نے لکھا کہ:

''علمارِ اہل سنت کے درمیان جو اختلافات ہوجاتے ہیں ان کا ذکر نہ کریں۔

ان میں دلچسپی نہ لیں''۔

(۲) پھر آپ نے اسی کے پیچھے ایک ہیڈنگ اور لگائی ہے ''اہل علم وفضل سے گذارش'' اس کے تحت آپ نے لکھا کہ: ''آپسی فروعی اختلافات کو عوام کے سامنے نہ لایا جائے''

(۳) پھر اسی ''کچھ اور الزامات کی تردید'' کے اندر ایک جگہ آپ نے لکھا کہ یہ ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے ہیں''

یہ عبارتیں بغیر کسی پیچ وخم کے اعلان کر رہی ہیں کہ دکان کس کی بند ہو رہی ہے، اور کس کی راتوں کی نیند حرام ہوگئی ہے، کس کی دیواریں منہدم ہوگئی ہیں اور کس کا پلان فیل ہو گیا اور کون اصلاحِ اعمال کا نام لے کر وہابیت کو فروغ دے رہا تھا کہ اچانک قہر الٰہی کی بجلی گری اور سب کچھ خاکستر ہو گیا۔ یہ فتاویٰ رضویہ شریف اور فرامین وارشادات اعلیٰ حضرت کا صدقہ ہے ؎

کہہ دو اعداء سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر

برق ہے خنجر خونخوار ہے خامہ تیرا

غیر ضروری باتوں کو ضروری سمجھنا:

اناڑی مصنف ''کچھ اور الزامات کی تردید'' کے صفحہ ۵ر پر لکھتے ہیں کہ:

''عوام میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اسلام وسنیت کی ضروری باتوں کو چھوڑ کر غیر ضروری یا کم ضروری باتوں کو ہی اپنے عمل وکردار سے ضروری سمجھ لیا ہے۔ ان کی بھی میں نے اصلاح کی ہے''۔

گذارش قادری:

یہ مغالطہ قنوجی وہابی کا ہے جس کا جواب ''اذاقۃ الاثام'' کے اندر حضور اعلیٰ حضرت کے والد گرامی خاتم المحققین حضرت علامہ نقی علی خان صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا۔ بالکل وہی مغالطہ یہاں اناڑی مصنف صاحب نے پیش کیا۔ جس کا جواب پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ کہ:

''مشکوٰۃ باب القصد فی العمل میں ہے: احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل اللہ کے نزدیک اچھا کام وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ مسلمان ہر عید کو اچھے کپڑے پہنتے ہیں، ہر جمعہ کو غسل کرتے ہیں، مدارس میں ہر رمضان و جمعہ میں چھٹی کرتے ہیں، ہر سال امتحان لیتے ہیں، ہر رات سوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا ان کو ضروری سمجھتے ہیں یا پابندی ضروری کی علامت ہے''۔

قنوجی وہابی کا خیال تطہیر صاحب کو مبارک ہو۔ اور اعلیٰ حضرت سرکار اور ان کے والد ماجد کا فکر و خیال ہمیں مبارک ہو۔

قیامت تک نہیں دِکھا سکتے:

''کچھ اور الزامات کی تردید'' صفحہ ۵/ پر لکھتے ہیں کہ:

''یہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں نے حضور کو بے بس لکھ دیا یہ قیامت تک نہیں دِکھا سکتے''۔

(۲) پھر کتاب ''درمیانی امت'' کی وہ عبارت جو موضوع بحث ہے اس میں انھوں نے صفحہ ۶/ پر نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

''میں کہتا ہوں کہ اس میں تو کوئی شک نہیں اور واقعی اللہ کا کوئی شریک نہیں چھوٹے ہوں یا بڑے، سب اس کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ کے سامنے سب بے بس ہیں۔

پھر آگے میں نے وہابیوں سے سوال کیا ہے ملاحظہ فرمائیں لیکن بے بسی میں سب برابر ہیں یہ کہاں سے کہہ دیا یہی وہابیت ہے''۔

گذارش قادری:

ماقبل میں نقل کی ہوئی ساری عبارتیں اناڑی مصنف صاحب کی ہیں جیسا کہ حوالہ

وہیں درج ہے۔اُن عبارتوں کوغور سے دیکھیں اُن عبارتوں سے اتنا تو پکا ہو گیا کہ ان کے نزدیک انبیاء واولیاء سب اللہ کے سامنے بے بس ہیں۔ان کو اعتراض اس پر ہے کہ بے بسی میں سب برابر ہیں۔''بے بسی میں برابر ہونا'' اس کو یہ وہابیت کہتے ہیں اور صرف اتنے کو نہیں مانتے۔باقی انبیاء اور اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنے میں ان کا اور اسماعیل دہلوی کا اتفاق ہے کہ یہ صحیح ہے۔ جیسا کہ خود اقرار کرتے ہوئے اپنی کتاب'' کچھ اور الزامات کی تردید'' صفحہ ۱۸ر پر لکھا کہ:

''اور میں نے جو انبیاء واولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس لکھا تو یہاں بد مذہبوں کا رد کرتے ہوئے اپنے عقیدے کا اظہار کیا تھا کہ اتنا ہم بھی مانتے ہیں کہ اللہ کے سامنے سب بے بس ہیں لیکن بے بسی میں سب کو برابر نہیں کہا جا سکتا یہ وہابیت ہے''۔

فقیر قادری کو حیرت ہے کہ جناب نے مانا اور اتفاق بھی کیا تو اس پر کہ اللہ کے سامنے انبیاء اولیاء بے بس ہیں۔ان اناڑی مصنف کو کیا کہوں میں۔ان کو اگر ماننا ہی تھا اور اتفاق ہی کرنا تھا تو اعلیٰ حضرت سرکار کے ساتھ کرتے اور یہ کہتے کہ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

مگر اس کو کیا کہئے گا کہ جناب تو اسماعیل دہلوی سے اتفاق کر بیٹھے۔اعلیٰ حضرت تو فرماتے ہیں جو خدا کا وہ مصطفیٰ کا اور جو مصطفیٰ کا وہ خدا کا یہاں میرا تیرا نہیں ہے۔

قارئین کی توجہ:

اب جبکہ اناڑی مصنف صاحب کی تحریر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کے نزدیک انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا صحیح ہے۔تو اب آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ یہ شریعت میں بھی صحیح ہے یا نہیں۔اس کو اجمالاً جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رصفحہ ۳۰۴ رکی یہ عبارت ملاحظہ

کریں:

''یہاں ایک نکتہ قابل لحاظ ہے سائل نے وقتِ حاجت و مصیبت ندائے غیر اللہ کا جواز اپنا معتقد بنایا انبیاء و اولیاء کی ندا ندائے غیر اللہ نہیں بلکہ اللہ ہی کی ندا ہے۔ کہ وہی نسبت ملحوظ و مناطِ ندا ہے..................................

اسی نکتے سے غفلت کے سبب وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ شرکِ جلی میں گرفتار ہوئے اور مسلمانوں کو مشرک کہنے لگے، انھیں انبیاء اولیاء وجودِ الٰہی کے مقابل مستقل وجود نظر آئے اور ان کی ندا غیر خدا کی ندا جانی یوں ہی ان سے استمداد ان کی تعظیم ہر بات میں وہی غیریت و استقلال کا لحاظ رکھا۔ اور یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رُسُلِہٖ کے مصداق ہوئے''۔

قارئین سے گذارش یہ ہے کہ اس ٹکڑے کو غور سے دیکھیں کہ ''انھیں انبیاء اولیاء وجودِ الٰہی کے مقابل مستقل وجود نظر آئے اور یہ شرکِ جلی ہے'' اب تطہیر صاحب کی عبارت پر غور کر لیجئے، جناب انبیاء اولیاء کو بے بس کہنے کے لئے اللہ کے سامنے اور مقابل کھڑا کر رہے ہیں اور انبیاء اولیاء کا مستقل وجود ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ انبیاء اولیاء اللہ کے ظلّ ہیں اور ظل اصل کے مقابل نہیں ہوتا۔ اب آیئے اسی مسئلے کو تفصیلی طور پر جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت سرکار کے رسالۂ مبارکہ ''الاستمداد'' سے ایک عبارت ملاحظہ کریں۔ مگر اس سے پہلے موقع کی مناسبت سے تطہیر صاحب کی ایک عبارت اور ملاحظہ کر لیں۔ ''کچھ اور الزامات کی تردید'' ص ۸ پر لکھتے ہیں کہ:

سیدی اعلیٰ حضرت حضور کے فضائل و کمالات بیان فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''بایں ہمہ خدا کے بندے و محتاج ہیں'' یعنی بے شمار فضائل و کمالات کے باوجود حضور پاک اللہ کے بندے اور اس کے محتاج ہیں''

پھر صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:

تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے جب حضور کو اللہ کا محتاج کہہ دیا تو میں نے انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس لکھ دیا تو اس میں حیرت کیا ہے“۔

ملا جی ص ۱۴ ر پر ”اعتقاد الاحباب“ کا ایک حوالہ اور پیش کرتے ہیں۔

اولاً: گزارش یہ ہے کہ یہ رسالہ ”اعتقاد الاحباب“ بارہ جلدوں میں شامل نہیں۔ جدید مترجم ایڈیشن کی جلد نمبر ۲۹ ر میں شامل کیا گیا ہے۔ بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عرضِ حال میں مرتب نے خود اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس میں کل اعلیٰ حضرت سرکار کی تحریر نہیں۔ بلکہ کچھ میری ہے اور کچھ اور حضرات کی تحریر ہے۔ تو جب مرتب خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس رسالہ میں کل اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارات نہیں بلکہ دوسروں کی بھی ہیں تو یہ بات قطعی طور پر کیسے کہی جا سکتی ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت سرکار ہی کی عبارت کا ٹکڑا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ر کا قاعدہ ملاحظہ کریں: جاء الاحتمال بطل الاستدلال احتمال آیا استدلال باطل۔ لہٰذا اعتقاد الاحباب میں ہونے سے یہ سمجھنا کہ یہ اعلیٰ حضرت ہی کا ہے صحیح نہیں۔

ثانیاً: اعلیٰ حضرت سرکار نے ووجدك عائلاً فاغنیٰ کا ترجمہ فرمایا:

”اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا“

جب کہ ”عائلاً“ کا معنی محتاج بھی ہوتا ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت سرکار نے ”محتاج“ نہ استعمال کر کے ”حاجتمند“ استعمال کیا۔ کما ھو داب العشاق ۔ دیکھو ترجمۂ اعلیٰ حضرت کنز الایمان شریف۔

مد نظر اختصار ہے اور اگر تو طوالت کا طلب گار ہے تو یہاں کسے انکار ہے۔ سُن! کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ر ص ۱۲۶ ر پر ”زرقانی علی المواھب“ کی یہ عبارت پیش کی ہے: قال تعالیٰ ووجدك عائلاً فاغنیٰ نص علیٰ انہ اغناہ بعد ذٰلك فزال عنہ ذالك الوصف فلا یجوز وصفہ بہ بعد۔ اس کا ترجمہ جدید ایڈیشن میں مترجم نے ”محتاج“ کیا۔ جب کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے کنز الایمان میں اس کا ترجمہ ”حاجت مند“ کیا اور غیر مترجم

جلد ۶ ر میں صرف عبارت پیش کی ہے ترجمہ نہیں کیا ہے۔ اور امام زرقانی کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو حاجتمند پایا تو غنی کردیا۔ اس کے بعد حاجتمندی کا وصف آپ سے ختم ہوگیا۔ لہٰذا اب اس وصف (حاجتمندی) سے یاد کرنا جائز نہیں۔ اب کس وصف سے یاد کیا جائے اس کے لئے خزانۃ الاکمل مقدسی و ردالمحتار او اخرشتیٰ میں ہے یجب ذکرہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء المعظمہ فلایجوز ان یقال انہٗ فقیر غریب مسکینٌ

ملاجی! سُنا آپ نے اسمائے معظّمہ کے ساتھ آپ کو یاد کرنا واجب ہے۔ مگر تمہیں معظم اسمار کب نظر آئیں گے۔ تمہیں تو محتاجگی ہی نظر آئے گی۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نیزۂ رضا کی ضربِ کاری

اب آیئے اعلیٰ حضرت کا رسالہ ''الاستمداد'' دیکھنے کا سنہرا موقع آگیا۔ تو لیجئے ''الاستمداد'' صفحہ ۷/۸/۹ ر کی عبارت یہ ہے:

''اقول ساری علت وہی اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالنا ہے کہ اس نے انبیار اولیار کو خدا کے مقابل ایک مستقل ہستی سمجھا ہے وہاں کہا اللہ کی شان کے آگے، یہاں کہا اس کے روبرو، آگے اور روبرو مقابل ہی کو کہتے ہیں ....

انھوں نے دو مستقل عزتیں رکھیں ایک اللہ تعالیٰ کی دوسری انبیار واولیار کی اور ان کا باہم موازنہ کیا کہ اس کے مقابل یہ چمار اور ذرّے سے بھی بدتر ہیں حالانکہ یہ اسی کے ظل ہیں اسی کی عزتیں ان میں تجلی فرما ہیں پھر ناپ تول کیسی''۔

اناڑی صاحب دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارت کو کہ اللہ ہی کی عزت انبیار اولیار میں تجلی فرما ہے اس لئے ناپ تول غلط ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ ہی کی طاقت وقدرت واختیار انبیار اولیار میں تجلی فرما ہے۔ اس لئے ناپ تول صحیح نہیں۔ یہ ناپ تول ہی ظلم عظیم اور شرکِ جلی ہے۔

دوسروں کوشرکِ خفی سمجھانے والے کیا خودشرکِ جلی تک نہ پہنچ گئے؟

جناب اسی پر بس نہیں اعلیٰ حضرت سرکار کے رسالہ ''الاستمداد'' کے آگے کی عبارت ملاحظہ کریں:

''اگر بلاتشبیہ آئینے میں بادشاہ کے عکس کی اس کے مقابل تذلیل کیجئے یہ تواس کے سامنے نہایت ہی ذلیل وناپاک سور سے بھی بدتر ہے تو یہ بادشاہ ہی کی توہین ہوگی کہ اس عکس میں بادشاہ ہی کی خوبی جلوہ گر ہے''۔

اناڑی صاحب! غور سے دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کے جملوں کوانبیاء اولیاء کواللہ کے سامنے بے بس کہہ کرآپ نے انبیاء اولیاء کو ہی نہیں بلکہ اللہ کو بے بس نہ کہہ دیا؟۔ کہ اللہ ہی کی طاقت وقدرت ان میں تجلّی فرما ہے۔ ماقدروا اللہ حق قدرہٖ ظالموں نے اللہ ہی کی شان کی قدر نہ کی، ملاجی! آپ کی عبارت ایسی ہی ہے جیسے اللہ کی شان، اللہ کی شان کے آگے بے بس ہے۔ اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت کے سامنے بے بس ہے۔

کیسا مجنوں ہے وہ جوجلوۂ خدا کوخدا کے سامنے بے بس کہہ رہا ہے۔ آیئے اسی تناظر میں اعلیٰ حضرت کا شعر سُن لیجئے

رب کا مقابل سمجھے رُسل کو　　اپنا شرک بھلاتے یہ ہیں

ان کی عزت حق سے جدا ہے　　دونوں کی تول کراتے یہ ہیں

حکمِ حضور اعلیٰ حضرت:

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فتاویٰ رضویہ شریف جلد۱۴ صفحہ۶۳۲/ و۶۳۳/ پر لفظ ''بیچارہ'' کے استعمال کرنے والے کومریض القلب، بددین، گمراہ تحریر فرماتے ہیں اس لئے کہ لفظ ''بیچارہ'' بمعنی بے کس وبے بس کے ہے۔

'' اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعدِ تنبیہ بھی اُن پر مصر تو مریض القلب،

بددین، گمراہ مستحق عذابِ شدید ہے، سلطان اسلام اُسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت ومجالست سے احتراز لازم، اور اسے واعظ یا امامِ نماز بنانا، اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع وحرام .... اس حالت میں شر وضلالت پر جو اُس کے معاون ہیں سب اسی کی مثل ہیں اور اُن سب کے یہی احکام......''

کیا تطہیر اور تطہیر کے حمایتی مذکورہ ''احکام'' سے بچ پائیں گے؟

ملاجی! جب اُس لفظ پر جو بمعنی بے بس کے ہے اُس پر یہ حکم تو صریح لفظ ''بے بس'' پر کیا حکم ہوگا۔

ابھی تک تو آپ نے اعلیٰ حضرت سرکار کو ملاحظہ کیا، اب آیئے اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر جلانے کا حیرت انگیز تماشا دیکھنے کے لئے تیار ہو جایئے۔

اب میں اناڑی صاحب کی دلیلوں کو توڑنے اور ان کے جواب کو مسمار کرنے کے لئے باہر سے ہتھیار استعمال کرنے کے بجائے ان ہی کے گھر سے تیغ وسپر لینے جا رہا ہوں۔ کیونکہ ان کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرنے کے لئے خود گھر ہی کا ساز وسامان بہت کافی ہے۔ وہ مولوی حضرات جو ان کی حمایت کر رہے ہیں ان پر مجھے حیرت ہے کہ وہ ان کے پیچھے اپنے آپ کو کیوں بے عزت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھئے تطہیر صاحب ''درمیانی امت'' ص ۹۵ ؍ پر کیا لکھتے ہیں:

''بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اور اس کی ذاتی اور حقیقی ملکیت وبادشاہت وقدرت وجلالت کا ذکر کر کے حضراتِ انبیاء واولیاء کو اُس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا اُن کی بارگاہ میں گستاخی کرنا بے ادبی کرنا ہے اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ

پہنچانا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

تطہیر کے حامیوں دیکھو! تمہارے اناڑی مصنف نے کتنی بے دردی سے اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر جلا ڈالا۔ کتنی حمایت کریں گے آپ لوگ۔ جب انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا گستاخی بے ادبی اور شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے تو جناب اس کا قائل آپ کے علاوہ ہے کون؟ یا تو وہابی تھے یا پھر آج آپ پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس کی صحت پر دلیل پیش کر رہے ہیں۔ اب آپ اپنی ہی تحریر سے گستاخ، بے ادب، شیطان ہوئے یا نہیں؟

"واہ کیسی اقبالی ڈگری ہے"

جب آپ اپنے ہی ہتھیار سے لہولہان ہو گئے تو اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔

"کیا خبر تھی انقلابِ آسماں ہو جائے گا"

غرض ان کے مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کچھ کام چلے جنہیں نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے۔ وللہ الحجۃ الساطعۃ۔

اسمٰعیل دہلوی کے ستر کفریات:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۶/ پر لکھتے ہیں کہ:

"اور بتایئے اعلیٰ حضرت سرکار امام اہل سنت نے اپنی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" میں اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات شمار کرائے ہیں۔ ایک دوسری کتاب "سل السیوف الہندیہ" میں بھی اس کی کفری عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تو کیا ان میں یہ عبارت ہے جس پر میں نے تنقید کی ہے تو کیا معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کی نگاہ سے یہ گستاخی چھپی رہ گئی ورنہ بتایئے اعلیٰ حضرت نے کفریات میں اس کا ذکر کیوں نہ کیا"۔

دیکھئے یہاں پر پھر آپ نے اناڑی پن دِکھایا،

اولاً: بقول آپ کے اعلیٰ حضرت نے کفریات میں اس کا شمار نہ فرمایا اور گستاخیوں میں نہ گنا اس لئے وہ گستاخی نہیں۔

تو پھر کیا وجہ رہی جو آپ نے اس کی عبارت کو تنقید کا نشانہ بنایا؟۔

ثانیاً: اس کا ثبوت پیش کریں کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے ستر میں حصر کہاں فرمایا ہے؟ اعلیٰ حضرت نے کہاں لکھا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کل کفریات یہی ستر ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔

ثالثاً آنکھوں پر اگر بوجھ نہ ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵/ص ۲۴۰/کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"ہم نے اس سوال کے ورود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمی بنام تاریخی "الکوکبۃ الشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ" لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے ستر کفریات کا شمار کیا"۔

جناب دیدۂ انصاف کو بے غبار کر کے بتایئے کہ اعلیٰ حضرت نے اس کے کل کفریات گنائے ہیں یا بطور نمونہ کچھ گنائے؟ جناب فرمایئے نمونہ کل ہوتا ہے یا کچھ ہوتا ہے؟ جب نمونہ اتنا ہے تو اندازہ لگایئے کہ کل کتنا ہوگا؟

اب آیئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱/ص ۱۱۰/کے اندر مذکور علم کا قاعدۂ مسلمہ ملاحظہ کیجئے۔ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال" احتمال آیا استدلال باطل۔ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ اگر وہ عبارت غلط ہے تو ستر میں ذکر کیوں نہیں۔ یہ آپ کی بے وقوفی اور نادانی ہے کیونکہ ستر کل نہیں بلکہ سیمپل ہیں۔

آسیبی تحریر:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۷/ پر لکھتے ہیں کہ:

"اور اس پوری عبارت میں حضور پاک کا تو ذکر ہی نہیں، نہ آپ کا نام اور بھائی لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضور کو بے بس لکھ دیا۔ ہاں انبیاء، اولیاء کا ذکر ہے

بے شک حضور بھی نبی ہیں بلکہ سید الانبیاء ہیں لیکن آپ کو کیا حق ہے کہ کسی نے جو نہ لکھا ہے وہ آپ اس کے حوالے سے بتاتے پھریں عبارتوں میں تحریف کرنے کا حق آپ کو کس نے دیا؟"

گذارش قادری:

آپ حضرات اس اناڑی مصنف اور مصلح کی عبارت کو غور سے دیکھیں ایسا لگتا ہے کہ کوئی صحیح وسالم آدمی نہیں بلکہ آسیب زدہ بول رہا ہے۔ سب کچھ کہہ دیا پھر بھی کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کہا۔

اناڑی مصنف! پھر آپ نے یہاں اناڑی پن دِکھایا۔ جب تم نے سارے مقدمات تسلیم کر لئے، جب تم نے مان لیا کہ انبیاء اولیاء کا ذکر ہے یعنی انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہا۔ پھر تم نے یہ بھی مانا کہ بے شک حضور نبی ہیں، تو اب نتیجہ تمہارے منھ کا انتظار نہیں کرے گا وہ خود بخود نکل گیا کہ حضور اللہ کے سامنے بے بس ہیں۔ معاذ اللہ

جناب والا اگر آپ کے اوپر آسیب ہے تو چلے جایئے کچھوچھہ شریف وہاں بھوت جلائے جاتے ہیں، بہر حال اگر اس وقت آسیب کا اثر نہیں ہے تو غور سے دیکھیں کہ سب کچھ کہہ دیا آپ نے یا نہیں؟ کیا اناڑی صاحب آپ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ پاتے۔ اور آسان انداز میں سنئے، جب آپ نے یہ مان لیا کہ زید فاعل ہے، پھر آپ نے یہ بھی مان لیا کہ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے، اب بولو یا نہ بولو نتیجہ خود بخود نکل گیا کہ زید مرفوع ہے۔ فافهم ان كنت تفهم لكنك تفهم انك لا تفهم۔

اب اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ تم نے حضور کو اللہ کے سامنے بے بس لکھ دیا تو وہ تمہاری عبارت میں تحریف نہیں ہے بلکہ تمہاری عبارت سے یہی مفہوم مستفاد ہے۔ اور اب تو تم صراحتاً اس کے قائل ہو گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس ہیں۔

حیرت ہے ٹانڈہ سے لے کر دھونرہ تک اور وہاں سے ڈرائنگ روم تک کسی کو معلوم نہیں

کہ تحریف کسے کہتے ہیں۔

سنئے جناب! تحریف حرف سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے علیحدگی یا کنارہ، تحریف دو طرح کی ہوتی ہے۔ نمبر ایک لفظی، نمبر ۲ معنوی۔ لفظ و عبارت بدلنا تحریف لفظی نمبر ۲ معنوی معنی و مفہوم بدل دینا۔ اب بتایئے جناب آپ کی عبارت میں تحریف لفظی کی گئی ہے یا معنوی؟۔

حقیقت وہی ہے کہ آپ تحریف کے مفہوم سے واقف نہیں ہیں۔ تحریف کا مفہوم تو میں آپ کو بتا چکا اب آیئے دِکھاتا ہوں۔ اور دِکھانے کے لئے میٹیریل اور مسالہ آپ ہی کے گھر سے لیتا ہوں۔ جب میں نے ''الصواعق'' میں آپ کی کتاب درمیانی امت کی اس عبارت کا رد کیا کہ:

''خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں''

اس کے جواب میں جب آپ نے ''الزامات کی تردید'' لکھی تو قوم کو دھوکہ دینے کے لئے جو عبارت آپ نے پہلی والی ''الزامات کی تردید'' ص ۶ پر نقل کی وہ یہ ہے: ...

''خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہیں''

یعنی اپنی ہی عبارت میں کاٹ چھانٹ کر دی۔ اور بیچ سے ''ہی مسلمان'' کو اُڑا دیا۔

اصل عبارت یہ ہے... ''حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں''

اناڑی صاحب! ابھی تک تو واقف نہیں تھے مگر اب ہو جایئے اور دیکھ لیجئے جو حرکت آپ نے وہاں کی تھی اسی کا نام تحریف و خیانت ہے۔ جناب خود خائن و محرّف ثابت ہو گئے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

قوتِ ضبط اگر باقی ہے تو ماتھے سے پسینہ پونچھ کر اس سے بھی زیادہ زبردست بحث ملاحظہ کریں۔

اعلیٰ حضرت سرکار فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۴۳ پر اسمٰعیل دہلوی کی عبارت نقل کرتے

ہیں کہ:

"ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"

پھر دوسری عبارت یوں نقل کرتے ہیں کہ:

"فصل پنجم ص ۴۷؍ پر کہا کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے کم تر ہیں"

اُن دونوں عبارتوں کو نقل کرنے کے بعد آگے اعلیٰ حضرت کیا تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ کریں:

" اس گمراہ نے صاف صاف چوہڑے چمار سے ذلیل ناکارے لوگ ذرۂ ناچیز سے کم تر حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"۔

ملا جی! غور سے دیکھئے اب اگر تمہارے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اسماعیل دہلوی کہے کہ "میری عبارت میں تو حضور کا نام نہیں ہے اور بھائی صاحب کہہ رہے ہیں کہ سید الانبیاء کو بے بس کہہ دیا" فرمایئے اعلیٰ حضرت کو بھی کہیں گے کہ انہوں نے اسماعیل دہلوی کی عبارت میں تحریف کی ہے۔ کہئے کہ یہ تحریف ہے۔ فرمایئے کہ اب بھی آپ کی فہم تنگ میں داخل ہوا یا نہیں؟ اناڑی صاحب یہ تحریف نہیں ہے بات وہی ہے کہ اس نے انبیاء اولیاء کو کہا اور سرکار بھی نبی ہیں تو اُس نے سرکار کو بھی کہا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا فرمایا۔ فافهم۔

استثنائے عقلی کی بحث:

ملا تطہیر ''کچھ اور الزامات کی تردید'' کے ص ۷ ؍ پر لکھتے ہیں:

'' اگر میں کہہ دوں اس میں میری مراد حضورِ پاک نہیں ہیں تو ثابت نہیں کرسکیں گے کہ یہاں حضورِ پاک کے لئے کہا گیا ہے فنون کی کتابوں میں کیا استثنائے عقلی کا بیان نہیں پڑھا ہے۔ قرآن کریم کی آیت یٰبنی اسرآئیل اذکروا نعتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین۔ کیا اس میں امت محمدی شامل ہے؟ اور بتایئے یہ جو حضور سید الانبیاء امام الانبیاء کہا جاتا ہے تو کیا اس الانبیاء میں حضور شامل ہیں؟''۔

گذارشِ قادری:

جناب والا! ایک مفید مشورہ ملاحظہ کریں۔ وہ یہ کہ استثنائے عقلی اور بداہۃ عقل یہ ایک پُر خار وادی ہے۔ اس میں سیر کرنا آپ جیسے اناڑیوں کا کام نہیں ہے۔ آپ کے لئے وہی بہتر ہے کہ عام فہم لب ولہجہ اور عوامی زبان استعمال کریں۔ کیونکہ آپ کوئی باقاعدہ وباعلم صحافی وقلم کار نہیں ہیں جیسا کہ آپ نے خود کتاب ''ذکرِ خدا اور امام احمد رضا'' کے ص ۶ ؍ پر لکھا کہ ''میں کوئی باقاعدہ باعلم صحافی وقلم کار نہیں ہوں، اپنی دوسری تصنیفات کی طرح اس میں بھی میں نے حتی الامکان عوامی زبان کا استعمال کیا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کہیں کہ میں نے انکساراً و تواضعاً ایسا لکھا

حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت وسچائی ہی یہی ہے کہ آپ باقاعدہ تو دور رہا بے قاعدہ بھی صحافی قلم کار نہیں ہیں۔

انکساری وتواضع اس کے لئے زیب ہے جو اس لائق ہو۔ اور جس کے پاس کچھ ہو۔ آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضور شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا ایک شعر سن لیجئے اندازہ ہو جائے گا کہ تواضع وانکساری کس کے لئے ہے۔

زگردن فرازان تواضع نکوست

گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

اب آیئے اصل بحث شروع کرتے ہیں۔ قارئین حضرات فکر کی ناپختگی دیکھیں۔ یہی میں نے کہا تھا کہ بچکانہ طرز تحریر، فکر کی ناپختگی، اور مضحکہ خیز بحث واستدلال کے لحاظ سے یہ کتاب اس قابل نہ تھی کہ اس کے جواب کے لئے قلم کا تیشہ اُٹھایا جائے۔

پہلے لکھا کہ "ہماری عبارت میں سرکار کا نام نہیں" پھر آپ لوگ وہ کیوں کہہ رہے ہیں جو میں نے نہ لکھا۔ پھر کہیں لکھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سامنے بے بس ہیں، اب یہاں لکھ رہے ہیں کہ "اگر میں کہہ دوں کہ اس میں میری مراد حضورِ پاک نہیں ہیں تو ثابت نہ کر سکیں گے"۔ گویا جناب اس بات کو مان رہے ہیں کہ جو عبارت انہوں نے لکھی ہے اُس میں حضور بھی داخل وشامل ہیں۔ تبھی تو کہہ رہے ہے کہ "اگر میں کہہ دوں کہ حضور مراد نہیں ہیں تو ثابت نہ کر سکیں گے" اسی کو فکر کی ناپختگی کہتے ہیں۔ کہ اپنے لکھے پر بھی بھروسہ نہیں ہے۔

رہی بات "استثنائے عقلی" اور "بداہت عقل" کی تو میں نے بتایا کہ یہ پُر خار وادی ہے۔ آپ اس لائق نہیں کہ اس میں سیر کر سکیں۔ وہ کیسے؟

دیکھیئے! اولاً آپ کی عبارت میں "استثنائے عقلی" ہے ہی نہیں۔ ثانیاً اگر بفرضِ غلط ہم تسلیم بھی کر لیں کہ تمہاری عبارت میں استثنائے عقلی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری عبارت

قابل اعتراض ہے۔ تب ہی تو یہ تاویل بلکہ تکلف کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ اب آپ اور آپ کے اتباع واذ ناب مل کر یہ بتائیں قانونِ تطہیری میں مصطفیٰ کو تو بے بس کہنا صحیح نہیں جس کیلئے استثنائے عقلی کے ماننے کی ضرورت پڑی اور انہیں خارج کیا گیا۔ اور باقی انبیائے کرام کو کیا بے بس کہنا صحیح ہے جو اُن کو شامل رکھا گیا؟

ان ھٰذا الّا جھل صریح

حقیقت یہ ہے کہ بداہتِ عقل کا مخصّص ہونا اور استثنائے عقلی آپ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ اناڑی صاحب! استثنائے عقلی وہاں ہوتا ہے جہاں تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہٖ یا امامت الشیٔ علیٰ نفسہٖ یا سیادۃ الشیٔ علیٰ نفسہٖ یا اس طرح کی باتیں لازم آئیں۔ اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں استثنائے عقلی ماننا آپ جیسے احمقوں کا کام ہے۔

امام الانبیار وسید الانبیار میں تو استثنائے عقلی ہے وہ اس طرح امام الانبیار وسید الانبیار سرکار کو کہا جاتا ہے۔ اور سرکار خود نبی ہیں الانبیار میں داخل ہیں۔ تو سرکار کا خود اپنے اوپر امام ہونا لازم آیا۔ اور خود اپنے اوپر سردار ہونا لازم آیا۔ اور یہ عقلاً درست نہیں۔

اب یہاں کہا جاتا ہے کہ سرکار کا استثنار عقلی ہے یا بداہت عقل مخصص ہے۔ مگر آیتِ کریمہ انی فضلتکم علی العٰلمین میں امتِ مصطفیٰ کا شامل نہ ہونا بداہت عقل واستثنائے عقلی کی وجہ سے ماننا یہ آپ ہی کی شانِ نزاکت ہے۔ اگر انی فضلتکم علی العٰلمین میں امت مصطفیٰ کو شامل مان لیں تو تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہٖ کہاں لازم آیا۔ اگر بنی اسرائیل کا اُمّتِ مصطفیٰ پر افضل ہونا لازم آتا ہو تو تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہٖ ہے یا تفضیل الشیٔ علیٰ غیرہٖ ہے؟

ملا جی! یہ تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہٖ نہیں بلکہ تفضیل الشیٔ علیٰ غیرہٖ ہے۔ اور تفضیل الشیٔ علی غیرہٖ عقلاً نادرست کہاں جو آپ کو یہاں استثنائے عقلی دِکھائی دے رہا

ہے۔عام طور پر بولا جاتا ہے زید عمرو سے افضل ہے، بکر خالد سے افضل ہے، کیا آپ کے نزدیک یہ سب عقلاً مردود ہے؟

صحیح بات وہی ہے جو میں نے ''انکشاف'' میں کہی تھی کہ آپ وہابیوں کی طرح بولتے تو ہیں مگر سمجھتے کچھ نہیں۔انی فضلتکم علی العٰلمین میں امت مصطفےٰ کا عدم شمول استثنائے عقلی اور بداہت عقل کی وجہ سے نہیں بلکہ نقل کی وجہ سے ہے۔مطالعہ فرمایئے تفسیر جلالین شریف۔اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے ''ای عالمی زمانھم ''یعنی اپنے زمانے کے عالم پر فضیلت حاصل ہے۔یعنی امت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل ہی نہیں ہے تو استثناء کس کا ہوگا؟

اناڑی مصنف صاحب!اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔انی فضلتکم علی العٰلمین میں استثنائے عقلی کہاں اور کیسے ہے؟میں نکالتا ہوں پڑھ لیجئے اور سیکھ لیجئے آئندہ غلطی نہ کیجئے۔ لگتا ہے ''مناظرہ رشیدیہ'' ٹھیک سے نہیں پڑھی۔حیرت ہے آپ کی عقل پر جہاں استثنائے عقلی ہے ہی نہیں وہاں استثنائے عقلی مان رہے ہیں۔اور جہاں ہے وہاں آپ کا وہم وگمان بھی نہیں جاتا۔انی فضلتکم علی العٰلمین میں نے تم کو سارے عالم پر فضیلت دی۔اللہ نے بنی اسرائیل سے فرمایا اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں تو بنی اسرائیل خود عالم ہیں کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں لہٰذا بنی اسرائیل کا اپنے اوپر افضل ہونا لازم آیا۔یہ موقع ہے جہاں کہا جاتا ہے استثنائے عقلی ہے یا بداہت عقل مخصص ہے۔کیونکہ تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہٖ عقلاً مردود ہے۔اور مذکورہ آیت کریمہ میں امت مصطفےٰ کا شامل نہ ہونا نقلاً ہے۔اتنی وضاحت کے بعد بھی اگر آپ کی فہم تنگ میں مسئلہ داخل نہیں ہوا ہے تو اعلیٰ حضرت سرکار کی کتاب ''فتاویٰ رضویہ'' شریف جدید ایڈیشن جلد۲۱ر ص ۳۴۷ر کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

''یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں''۔

لکھ کر بھول جانا ملاجی کی خصوصیت:

"کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۱۳ رکی عبارت دیکھیں اور جھوٹ یا حماقت پر افسوس کریں۔ لکھتے ہیں کہ:

""تو جس نے خدا کے محبوب کو بندہ کہنے سے انکار کیا تو اس کو اعلیٰ حضرت قطعاً کافر لکھ چکے۔ اب جو خدا کے سامنے بھی انبیاء اولیاء کے بے بس ہونے کا صرف انکار ہی نہ کریں بلکہ اس کو گستاخی قرار دیں ان کے بارے میں کیا فتویٰ ہونا چاہیے میں خود کچھ نہ کہہ کر اس فیصلے کو مفتیانِ اہل سنت کے سپرد کرتا ہوں۔

گذارش:

مفتیان کرام سے گذارش ہے کہ اناڑی صاحب اس تحریر میں اپنے شاطرانہ جال میں پھنسانے کیلئے جو کہلوانا چاہتے ہیں اگر آپ حضرات نے وہ کہہ دیا تو آپ حضرات بھی پھنس جائیں گے۔ کیونکہ ان کا کوئی بھروسہ نہیں۔ کہ یہاں آپ حضرات سے کچھ اور کہلوادیں اور خود کچھ اور لکھ دیں۔ اگر یقین نہ ہو تو ان کی کتاب "درمیانی امت" ص ۹۵ رکی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

""بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اسی کی ذاتی اور حقیقی ملکیت وبادشاہت وقدرت وجلالت کا ذکر کر کے حضرات انبیاء واولیاء کو اس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت، بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا ان کی بارگاہوں میں گستاخی بے ادبی کرنا ہے۔ اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے۔ شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

مفتیان کرام اب فتویٰ صادر فرمائیں کہ جناب تطہیر اپنی تحریر کی روشنی میں بے ادب ہیں،

گستاخ ہیں، شیطان ہیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری''

اناڑی صاحب جب اس کے علاوہ کچھ نہیں تو پھر اتنی لمبی چوڑی تاویل کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا تو آپ جانتے ہوں گے کہ صریح میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔ یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ رص ۵۲ ربحوالہ شفا قاضی عیاض۔ التاویل فی الضروری لایسمع یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۵ رص ۲۰۲ راعلیٰ حضرت سرکار آپ جیسوں کے لئے کیا فرماتے ہیں:

''وائے نا انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو۔ بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ نیلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو، ولی جانو، امام جانو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کی پیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو۔ اس کی حمایت میں عظمت مصطفےٰ کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے، کیسا اسلام ہے، کیا اسی کا نام اسلام ہے؟ ''اے راہ روپشت بمنزل ہوشدار'' ....''

اناڑی صاحب جو تاویلاتِ بے جا بلکہ تکلفات بعیدہ آپ کرتے پھر رہے ہیں ان تاویلات سے پہلے کم از کم اپنی ہی کتاب ''درمیانی امت'' ص ۹۱ رکی یہ عبارت جو آپ نے وہابیوں کے بارے میں لکھی ہے دیکھ لیتے کہ:

''کبھی کبھی یہ لوگ ان عبارتوں میں تاویلیں کرتے ہیں اور معنی و مراد کچھ سے کچھ بنا کر صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ ایسی عبارتیں لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ جن کی صفائی پیش کرنے کو پھر سے پوری پوری کتابیں لکھنا پڑیں۔ اور صفائی پیش کرنا اور تاویلیں کرنا ایسا ہی ہے

کہ جیسے کوئی کسی سے کہے کہ میں نے تیری بہن کے ساتھ ہمبستری کی ہے
اور وہ شخص جب اس قائل سے جھگڑے تو کہہ دے کہ تیری بہن سے میری
مراد میری بیوی ہے بھلا بتائیے یہ تاویل چل جائے گی؟"

اب اس کو ذرا اپنے او پر فٹ کر کے دیکھ لیجئے اور اپنے آپ سے پوچھئے کہ اگر ان کی تاویلیں نہیں چلیں گی تو آپ کی بے جا تاویلیں کیسے چلیں گی؟

جب تمہارا وہابیوں سے یہ کہنا ہے کہ ایسی باتیں کیوں لکھی گئیں جس کی صفائی کے لئے مکمل کتابیں لکھنی پڑ رہی ہیں۔ تو جناب یہی بات اپنے او پر فٹ کر کے یہ بتائیے کہ آپ نے ایسی باتیں کیوں لکھیں جس کی صفائی کے لئے آپ کو بھی مکمل کتابیں لکھنی پڑ رہی ہیں۔ جناب مصلح صاحب! اپنی بھی اصلاح کر لیا کیجئے۔

"نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن"

اب یہیں پر فارسی کا ایک شعر سن لیجئے سازگار موقع ہے۔

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ لیلیٰ را بلائے صحبت مجنوں و فرقتِ مجنوں

علامہ عاشق الرحمن کا فتویٰ:

"کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۱۶/ پر علامہ عاشق الرحمن کے فتوے کا کچھ حصہ نقل کرنے کے بعد لکھا کہ "یہ اسے چھپائے ہوئے ہیں"

گذارش یہ ہے کہ اس فتوے کے آخر میں یہ بھی ہے اس کو کیوں نہیں بیان کیا کہ:

"شخصِ مذکور کے اقوالِ مذکورہ میں وہابیہ دیو بندیہ کے اقوال کا رنگ دکھائی دے رہا ہے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ شخصِ مذکور کے قلب میں وہابیت کی طرف کچھ میلان کے ہونے کا پتہ چل رہا ہے"۔

اگر اتنے ہی ان کے معتقد ہیں تو چلئے اسی پر عمل کر لیجئے۔ اور اپنا محاسبہ کر لیجئے۔

پھر تمہارے معتمد و مستند کی طرف سے ایک مضمون واٹس اپ پر آیا تھا کہ:

"مولوی تطہیر احمد سلمہٗ ۲۹/ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲/اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف حاضر ہوئے میرے حکم پر اُن کی کتابوں میں جو باتیں قابلِ حذف ہیں اُن پر مفتیانِ مرکزی دارالافتاء نے نشانات لگا دیئے ہیں۔ مولانا موصوف نے اُن کو بہت جلد حذف کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ میسیج اُنھیں کی فرمائش پر جاری کیا جا رہا ہے"۔

اور تم کتابیں لکھ کر اُن کو صحیح کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہو۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمہاری ساری عبارتیں تمہارے نزدیک درست ہیں اب پہلے تم اور تمہارے آقا آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کر لیں کہ تم صحیح ہو یا ازہری میاں؟

اگر چہ صرف حذف کرنا کافی نہیں ہے۔ جن عبارتوں پر نشان دہی کی گئی ہے ان کی غلطیوں کا معیار کیا ہے، آیا اُن کی وجہ سے توبہ ضروری ہے یا صرف حذف کرنا کافی ہے؟ اور جن حضرات نے اپنے گھروں میں وہ کتابیں رکھی ہیں اُن کا کیا ہوگا؟ کیا حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کتابوں کے جلانے کا حکم فرمایا ہے یا صرف توبہ؟

خلافِ شرع کتابوں کے جلانے کا حکم:

دیکھئے فتاویٰ رضویہ شریف میں سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"جس طرح کتاب چھاپ کر ان کفریات وضلالات کی اشاعت کی یونہی اُن سے تبری اور اپنی توبہ کا اعلان کرے کہ آشکارا گناہ کی توبہ بھی آشکارا ہوتی ہے .... ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اب اُس کی اشاعت سے باز رہے جس قدر جلدیں باقی ہوں جلا دے اور حتی الوسع اُس کے اخماد نار و اماتت اذکار میں سعی کرے....."

(فتاویٰ رضویہ شریف ص ۳۰۴ جلد ۱۱)

ملاجی! ذرا انصاف کی کنجی سے دیدۂ عقل کے کواڑ کھول کر اپنی کتاب ''درمیانی امت'' ص ۹۰/ کی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

''یہ عبارت تقویۃ الایمان کے پرانے نسخوں میں ص ۴۲/ پر ہے نئے نسخوں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔ لیکن بھائی عبارت نکالنے سے تو کام نہیں چلے گا جو لکھ کر مر گیا اس کے بارے میں بھی کچھ بتاؤ کیا اب مرنے کے بعد وہ توبہ کرے گا اس سے توبہ کرانے کون جائے گا''

بولئے تطہیر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ عبارت نکالنے سے کام نہیں چلے گا اب حامیین کا کیا ہوگا؟ ''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری''

اس کو کہتے ہیں قہرِ الٰہی کا انتقام کہ جھوٹ کی پردہ دری کے لئے کہیں اور سے کسی کو نہیں بلانا پڑا، بلکہ ان کے گھر سے ہی کام چل گیا۔

بارہ سال سے شائع ہونا صحت کی دلیل نہیں:

''کچھ اور الزامات کی تردید'' ص ۱۷/ پر لکھتے ہیں کہ:

''میری کتاب دس بارہ سال سے شائع ہو رہی ہے۔ کافی اہل علم کی نگاہوں سے بھی گذر چکی ہے اگر کوئی نقص تھا تو وہ حضرات نشاندہی فرماتے۔

گذارش:

کیسا حسین خواب ہے۔ ویسے جناب یہ خواب ہی خواب ہے حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ جس کی کتابوں میں اردو ادب تک درست نہ ہو اس کی کتابوں کا علماء کیا مطالعہ کریں گے۔ شک وتردّد میں مبتلا تھوڑی ہونا ہے جو آپ کی کتابیں دیکھیں گے۔

اور اگر بفرض غلط تسلیم کرلیں کہ اہل علم کی نگاہوں سے کتاب گزر چکی اور انہوں نے نشاندہی نہ کی اس کو صحت کی دلیل سمجھنا آپ کا اناڑی پن ہے۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ نشاندہی

نہ کی اس لئے تمہاری کتابوں میں غلطیاں نہیں ہیں تو اب کیسے غلطیاں نکل آئیں۔ خود اپنے معتمد کی تحریر جو واٹس اپ پر موجود ہے اس کو پڑھ لیجئے کہ تمہاری غلط عبارتوں پر نشان لگادیئے گئے ہیں۔ فرمایئے غلطی ہی نہیں تھی تو پھر یہ نشاندہی کیسی۔

اور ایسا بھی تو ہوسکتا ہے جو اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱ / ص ۱۳۰ / پر تحریر فرمایا ہے کہ:

"ان مرتدین سے کیا شکایت عجب ان سے جو مسلمان کہلاتے اور رسول اللہ کی شان میں ایسی شدید ناپاک گالیاں سنتے اور پھر ان کی تاویل کرتے یا قائل کو کافر کہتے ہچکچاتے ہیں۔ لاواللہ وہ خود اپنا ایمان اس دشنام دہندہ پر لٹاتے ہیں"۔

اب اگر اعلیٰ حضرت سرکار کے زمانے میں یہ صورتِ حال تھی اور ایسے لوگ پائے جا رہے تھے تو پھر آج کے زمانے میں بھی ایسا المیہ ہونا کیا جائے تعجب ہے۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۲ / ص ۱۴۰ / پر تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا آج کل تو یہ حالتِ ایمان رہ گئی ہے۔ اللہ و رسول کو گالی دینا ضرور کفر ہے۔ مگر زید گالی دے تو معاف ہے انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

یعنی اس بات کا اقرار تو ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی تو ضرور کفر ہے لیکن جس نے گستاخی کی ہے اُس پر کوئی حکم نہیں۔

اناڑی صاحب! جب اعلیٰ حضرت کے زمانے میں یہ حال تھا کہ زید گالی دے تو معاف اب اگر بصیرت و بصارت کا فقدان نہیں ہے تو اندازہ لگا لیجئے کہ سو سال کے بعد آج کا حال کیا ہوگا۔

اناڑی صاحب! آپ کہتے ہیں کہ میری کتاب کافی اہل علم کی نگاہوں سے گزر چکی ہے اگر غلطی ہوتی تو نشاندہی کرتے۔ ملا جی! آپ آج کی بات کرر ہے ہیں۔ آیئے میں آپ کو تقریباً سو سال پہلے اعلیٰ حضرت سرکار کے دور کے علمار کا حال سناؤں۔ یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ

جلد۱۲/ص۱۳۲/اعلیٰ حضرت سرکار تحریر فرماتے ہیں کہ:

"علماء کی یہ حالت ہے کہ رئیسوں سے بڑھ کر آرام طلب ہیں، حمایت مذہب کے نام سے گھبراتے ہیں، جو بندۂ خدا اپنی جان اس پر وقف کرے اسے احمق بلکہ مفسد سمجھتے ہیں"۔

ملاجی! دیکھ رہے ہیں سرکار اعلیٰ حضرت کا درد، فرماتے ہیں جو بندۂ خدا اس پر یعنی حمایتِ مذہب پر اپنی جان وقف کرے اسے احمق ہی نہیں بلکہ مفسد بھی سمجھتے ہیں۔ بولئے یہی رویہ اور برتاؤ آپ کا اور آپ کے "ہم جنسوں" کا حشمتیوں و دیگر علمائے حق کے تعلق سے ہے یا نہیں؟ اب آیئے تطہیریت کی جانِ نازاں پر بجلیاں گرانے والی اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"مداہنت ان کے قلب میں پیری ہوئی ہے۔ ایام ندوہ میں ہندوستان بھر کا تجربہ ہوا۔ عبارت ندوہ سن کر ضلالت ضلالت کی رٹ لگا دیں اور جب کہئے کہ حضرت لکھ تو دیجئے تو کہتے ہیں کہ بھائی لکھواؤ نہیں ہمارے فلاں دوست برا مان جائیں گے، ہمارے فلاں استاد کو برا لگے گا۔ بہت کو یہ خیال کہ مفت اوکھلی میں سر دے کر موسل کون کھائے"۔

اناڑی صاحب! جب اس وقت کا یہ حال تھا تو آج تو مداہنت اور سیاست کا بازار گرم ہے، آج کون چاہے گا کہ مفت اوکھل میں سر دے آج تو یہ سوچا جاتا ہے کہ کون سا ایسا راستہ اپنایا جائے کہ "باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی"

ہاں مگر یاد رکھئے تا قیام قیامت ہر دور میں ایسے علمائے حق پائے جاتے رہیں گے جو کسی کی پرواہ کئے بغیر بلا خوف لومۃ لائم حق کی حمایت و تائید کرتے رہیں گے اور حق کے لئے لڑتے رہیں گے۔ اور یہی کہتے رہیں گے جو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱ ص ۲۴۵ / پر فرمایا ہے:

"اللہ سچا ہے اور سچ کو دوست رکھتا ہے اس نے خادمانِ علم سے عہد لیا ہے کہ حق واضح

کردیں اور کسی کی رعایت یا خوفِ ملامت نہ کریں"۔

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم
غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یارسول اللہ

کسی کو چمار کہنا:

"کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۱۵ر پر لکھتے ہیں کہ:

" آج کل ہمارے ملک میں کسی کو چمار کہنا قانوناً جرم ہے اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہنے میں اور بھی زیادہ ہتک حرمت ہے۔ لیکن اگر کسی کارندے کرمچاری سپاہی وغیرہ کو یہ کہہ دیا جائے کہ وہ ڈی ایم، ایس پی، آئی جی، ڈی آئی جی کے سامنے بے بس ہے تو وہ اس میں اپنی توہین محسوس نہیں کرے گا"۔

گذارش قادری:

جنابِ والا یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ہم نے جواب دے دیا اور بہت اچھی تاویل پیش کردی ہے۔ مگر آیئے ہم آپ کو حقیقت کا آئینہ دِکھاتے ہیں۔ اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ اچھی تاویل ہے یا ان کی گردن کا نیا پھندہ۔ یہ ذہنی بیماری اور قلبی آزار میں اس طرح مبتلا ہو چکے ہیں کہ ان کو کچھ یاد نہیں رہتا کہ ان کے قلم سے کب کیا نکل رہا ہے۔ ان کے اس پاگل پن کا ہم کہیں اور سے کچھ جواب دینے کے بجائے انہیں کی کتاب "درمیانی امت" سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ اس کے نقل کرتے ہی ان کے ایوان میں ایسا دھما کہ ہوگا کہ اس کی بازگشت بہت دور تک اور بہت دیر تک سنائی دے گی۔ ملاحظہ کریں "درمیانی امت" ص ۱۵ر:

"اگر کوئی شخص سٹی مجسٹریٹ یعنی کلکٹر کے پاس جائے اور اس سے کہے کہ وزیر اعلیٰ اور گورنر کے مقابلے میں آپ کی کوئی اوقات نہیں ہے، ان کے

سامنے آپ چپراسی کی سی حیثیت رکھتے ہیں تو یقیناً یہ باتیں اسے اچھی نہیں لگیں گی"۔

قارئین سے گذارش ہے کہ ملاجی کی اس عبارت کو دیکھیں اور موقع کے لحاظ سے کتاب "درمیانی امت" ص ۹۵ رکی یہ عبارت ایک بار پھر دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ یہ جنون کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہے۔ کہ کہیں اُسی بات کی تصحیح کہیں اُسی بات کی تغلیط۔ ملاحظہ کریں:

"بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اسی کی ذاتی اور حقیقی ملکیت وبادشاہت وقدرت وجلالت کا ذکر کر کے حضرات انبیاء واولیاء کو اس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت، بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا ان کی بارگاہوں میں گستاخی بے ادبی کرنا ہے۔ اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے۔ شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

ایک اور اناڑی پن:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۲ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"شاید کوئی کہے کی ایسی آیتیں تو بدمذہب لوگ پیش کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کیا معاذ اللہ قرآن میں بٹوارہ ہو گیا ہے کہ کچھ آیتیں ان کے حصے میں چلی گئیں اور کچھ ہمارے"۔

ملاجی! پھر آپ نے اناڑی پن دکھایا۔ قرآن شریف میں بٹوارہ نہیں ہوا نہ ہی اس کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ قرآن میں بٹوارہ ہو گیا بلکہ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سرکار کو بے بس، مجبور، بے نفع جیسے غلط معتقدات پر بدمذہب لوگ ان ہی آیتوں سے استدلال کرتے ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۴ ر ص ۶۷۳ ر:

"ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نہ بخشیں گے خدائے پاک

نہ بخشے گا۔اوراس کے ثابت کرنے کے لئے آیاتِ قرآنی غیر متعلق کا حوالہ دے"۔

اعلیٰ حضرت سرکار جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس قسم کے استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے"

اناڑی صاحب !اب یہاں بھی کہئے کہ کیا قرآن شریف میں بٹوارہ ہوگیا،اپنے استدلال میں وہ شخص بھی قرآن شریف کی آیتیں پیش کرتا ہےاوران سے غلط استدلال کرتا ہے۔ جو آیتیں اس سے متعلق نہیں ہیں ان کو پیش کرتا ہے اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اس قسم کا استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے۔ورنہ جو اس نے کہا وہ بات تو شیخ پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ ص ۶۷۴:

"ارحم الراحمین نہ بخشاید

بے رضائے تو یارسول اللہ"

اس کے بعد اعلیٰ حضرت سرکار لکھتے ہیں کہ:

"اس کے یہ معنی کسی کے وہم میں نہیں آسکتے کہ معاذ اللہ اس کی مغفرت پر رب العزت قادر نہیں"۔

ملا جی !دیکھا آپ نے وہ شخص آیت کریمہ کا غلط معنی پیش کر رہا تھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اس قسم کا استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے۔اب یہاں بھی کہہ دیجئے کہ" کیا قرآن میں بٹوارہ ہوگیا ہے؟"

اور اسی پر ختم نہیں۔اٹھائیے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ ص ۱۴۲/۱۴۳/ ایک سوال کیا گیا کہ:

"زید کا قول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مثل بشر تھے کیونکہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے کہ قل انما انا بشر مثلکم عمرو کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

ہمارے مثل نہ تھی“.....الخ

اس کے جواب میں سرکار اعلیٰ حضرت ص ۱۴۳ ر پر فرماتے ہیں کہ:

”عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے۔اور زید نے وہی کہا جو کافر کہا کرتے تھے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا“ کافر بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی“۔

کہئے اناڑی صاحب! اب بھی آپ کی فہم تنگ میں داخل ہوا یا نہیں؟ اب یہاں بھی کہیں گے کہ کیا اعلیٰ حضرت نے قرآن میں بٹوارہ کر دیا ہے؟ معاذ اللہ رب العلمین ۔ہم بار بار یہ کہتے آئے ہیں ہوش کی دوا کرو، بیمار فکر کا علاج کرو۔

لہٰذا ملاجی اب اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ آیتیں تو بد مذہب لوگ پیش کرتے ہیں تو وہ غلط نہیں کہہ رہا ہے وہ وہی کہہ رہا ہے جو اعلیٰ حضرت سرکار نے بتایا ہے۔جیسا کہ ہم نے ما قبل میں واضح کر دیا۔اور آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کیسے کہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے؟ یعنی آپ بھی سمجھ رہے ہیں کہ ان آیتوں کا وہ مفہوم نہیں ہے جو آپ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔اور یہ آپ کے لئے کوئی نیا نہیں ہے۔آپ نے تو اس طرح اور بھی بہت سے مقامات پر گوہر افشانیاں کی ہیں۔بطور نمونہ کچھ پیش کرتے ہیں۔

ملاجی آپ نے کتاب ”ذکر خدا اور امام احمد رضا کے ص ۴۶/۴۵ ر پر لکھا کہ:

”آج کل کی بہت ساری محفلوں، مجلسوں، خانقاہی جلسوں میں میں نے دیکھا کہ اگر کوئی اللہ کا نام لے، اس کا ذکر کرے، اس کی قدرتیں حکمتیں شمار کرائے، اس کی حمد وستائش بیان کرے، شان الوہیت میں وارد آیات قرآنیہ کی تلاوت کر کے اس کے ذکر وشکر، اس کی تہلیل وتحمید، تکبیر وتسبیح، کرے، اس کے محبوب مصطفیٰ جانِ رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان بیان کرے، اُن کی نعت پڑھے تو خاموش تماشائی سے بنے بیٹھے دکھائی دیتے

ہیں، انہیں اس سے سیری نہیں ہوتی اور لگتا ہے کہ انہیں اس میں کوئی لذت اور دلچسپی نہیں اور جب خود ان کا یا ان کے بزرگوں، پیروں کا ذکر ہوتا ہے، ان کی کرامات بیان کی جاتی ہیں، ان کے نعرے لگتے ہیں تو اُچھلتے، کودتے اور خوب واہ واہ کرتے اور داد و تحسین سے نوازتے ہیں۔ انہیں اور ان کا یہ حال دیکھ کر مجھ کو قرآن کریم کی یہ آیت یاد آتی ہے:

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ اشمأَزَّتْ قلوبُ الذین لایؤمنون بِالْاٰخِرَۃِ وَاِذَا ذُکِرَ الذینَ مِنْ دُوْنِہٖ اِذَاھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو دل سمٹ جاتے ہیں، ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں۔

[پارہ ۲۴/ رکوع ۲/]"

(ذکر خدا اور امام احمد رضا ص ۴۵/۴۶/)

ملا جی ہماری گزارش آپ سے یہ ہے کہ لوگوں کی حالت دیکھ کر جو آیت آپ کو یاد آئی اُس آیت میں یہ ہے کہ وہ خدا کے ذکر سے نفرت کرتے اور اُن کے دل تنگ ہو جاتے۔ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ محفل میلاد میں شریک ہونے والے خدا کے ذکر سے نفرت کرتے ہیں؟ یا الہامِ شیطانی یہاں بھی کارفرما ہے؟

پھر آیت کا ٹکڑا ہے لایؤمنون بالآخرۃ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ کیا آپ محفل میلاد میں شریک ہونے والوں کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے؟ جناب والا! آیت کو تفسیری ٹکڑے کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔ اذا ذکر اللہ وحدہ ای دون الھتھم اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب صرف اللہ کا ذکر کیا جائے نہ کہ اُن کے باطل معبودوں کا۔ کیا محفل میں بیٹھنے والے بزرگوں کو معبود سمجھتے ہیں؟ بزرگوں کے ذکر سے آپ نے "اصنام"

کیسے سمجھ لیا؟ آیئے تفسیر جلالین شریف کا حاشیہ نمبر ۱۷ بحوالہ روح البیان ملاحظہ فرمایئے:

ھٰذا ھو حال الکافر عند ذکر اللہ و اما المؤمن فیفرح بذکر اللہ ویحزن بترکہٖ

تو جناب تفسیر روح البیان کے مصنف علامہ اسمٰعیل حقی اور تفسیر جلالین کے محشی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ حالت کافر کی ہے اور آپ نے لایؤمنون (یعنی کفار و مشرکین) کو مؤمنین پر اور من دونہٖ (یعنی معبودانِ باطلہ) کو بزرگانِ دین پر چسپاں کر دیا۔

تفاسیر گواہ ہیں بلکہ خود اسی آیت کریمہ یعنی ''لایؤمنون بِالْاٰخِرَۃ'' سے ظاہر ہے کہ جن کے دل اللہ وحدہٗ لاشریک کے ذکر سے سمٹ جاتے ہیں، تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی توحید سے نفرت کرنے لگتے ہیں وہ کفار و مشرکین ہیں بالخصوص ابو جہل، ولید بن عتبہ، صفوان اور اُبی بن خلف ہیں اور ''مَنْ دُوْنِ اللّٰہ'' سے مراد اُن کے بُت (لات و عزیٰ) ہیں۔ مگر ڈر نہیں لگا ملاجی کو کہ انہوں نے آیت کریمہ میں ذکرِ خدا سے تنگ دل ہونے والوں سے مراد مسلمانوں کو لیا اور ''مِنْ دُوْنِ اللہ'' سے مراد بزرگانِ دین کو لیا، غضب ہے غضب! یہ اسمٰعیل دہلوی کی بولی ہے یا نہیں؟ اس نے بھی تو وہ آیاتِ کریمہ جو کافروں اور بتوں کے تعلق سے ہیں انھیں مسلمانوں اور بزرگانِ دین پر چسپاں کیا ہے۔ دیکھئے اسمٰعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کا صفحہ نمبر ۶، ۷۔ وغیرہ۔ اور اس طرح اس بے دین، امام الوہابیہ نے نہ جانے کتنوں کو گمراہ کیا۔

سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا فیصلہ:

اب آخر میں بطور فیصلہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ کے ارشاد مبارک کو پیش کر کے کیوں نہ میں تطہیر اور اُس کے ہمنواؤں کو اور مغموم و مفلوج کرتا چلوں۔ تو سُنئے!

''بالجملہ اُس کی تمام سعی یہ رہی کہ جیسے بنے اللہ کے محبوبوں کو بُت اور بھوت اور شیطان سے ملائے اور اُن کی محبت و تعظیم پر سچے مسلمانوں کو کافر مشرک ابو جہل کے برابر بنائے۔ لہٰذا چھانٹ چھانٹ کر بتوں، بُت پرستوں کی آیتیں انبیاء و غلامانِ انبیاء پر ڈھالتا ہے۔ یہ ملعون کام خارجیوں لعینوں سے سیکھا ہے۔ صحیح بخاری شریف باب قتال الخوارج والملحدین میں ہے

کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھمایراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی ایٰت نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المسلمین۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کوتمام مخلوق سے بدتر جانتے تھے۔ کہ انہوں نے وہ آیتیں جوکافروں کے بارے میں اُتریں مسلمانوں پرڈھالیں۔

کہئے اس حدیثِ صحیح بخاری کی شہادت سے دہلوی صاحب (تطہیر صاحب) بدترین خلائق سے ہوئے یانہیں؟

(الاستمداص ۳۰)

مسلمانوں پرکون سافتویٰ ٹھونک دیا:

ملاجی ''کچھ اور الزامات کی تردید'' ص ۱۹ / پر درمیانی امت کی مندرجہ ذیل عبارت:

''کیونکہ آجکل خانقاہوں ، درگاہوں ، میں بظاہروہ دیکھنے کومل رہاہے جوکچھ اُنکے پوجا استھلوں مندروں اورگرودواروں میں ہوتاہے۔ مسلمانوں کوچاہئے کہ ہرگز مزارات کوسجدہ نہ کریں۔ نہ چومیں نہ بوسہ تاکہ غیرمسلم، مشرک، بت پرست کسی بھی حیثیت سے ہمیں اپنی طرح نہ سمجھ لیں''۔

نقل کرکے اسی کے نیچے لکھتے ہیں کہ:

''سمجھ میں نہیں آتا اس میں ایساکون ساجملہ ہے جس پرحکم شرعی عائد کیاجائے''۔

گزارش قادری:

آپ حضرات فتاویٰ رضویہ جلد ۴ / غیرمترجم ص ۱۶۰ / ۱۶۱ / کی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

اعلیٰ حضرت سرکار فرماتے ہیں کہ:

مروان نے اپنے زمانۂ تسلط میں ایک صاحب کودیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پراپنا منھ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے اون کی گردن مبارک پکڑکرکہا جانتے ہو کیاکررہے ہو؟ اس پراون صاحب نے اوسکی طرف متوجہ ہوکرفرمایاہاں میں سنگ وگل کے پاس

نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ دین پر نہ روؤ۔ جب اوس کا اہل اوس پر والی ہو۔ ہاں اوسوقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابوایوب انصاری تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تو تعظیم قبر وروحِ مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ اور اوس کے ترکہ سے وہابیہ کو پہنچی اور تعظیمِ قبر سے جدا ہوکر تعظیمِ روحِ کریم کی برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو اونکی میراث ملی۔ وللہ الحمد۔

نیز اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے شیخ تاج العارفین اہل امام اہل سنت خاتم المحققین آستانہ بیت الحرام میں حطیم شریف پر جہاں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مزار کریم ہے اپنا چہرہ اور داڑھی ملا کرتے تھے، بالجملہ یہ کوئی امر ایسا نہیں جس پر انکار واجب ہو جب کہ اکابر صحابہ اور اجلۂ ائمہ سے ثابت ہے تو اس پر شورش کی کوئی وجہ نہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک عوام کو اس سے بچنے ہی میں احتیاط ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رص ۸۵ر)

اب غور یہ کرنا ہے کہ اعلیٰ حضرت سرکار تو فرماتے ہیں کہ اس پر شورش کی کوئی وجہ نہیں پھر ملا تطہیر سے پوچھئے کہ مزارات کے چھونے اور چومنے پر اتنا ہنگامہ کیوں کر رکھا ہے۔ ہر وقت چھونا چومنا، جناب ہاتھ دھوکر عوام اہل سنت کے پیچھے پڑ گئے۔

اعلیٰ حضرت سرکار نے لکھا کہ ردِّ بدمذہباں فرض اعظم ہے۔ جناب کو یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ مزارات کی حاضری نے آنجناب کو پاگل بنا رکھا ہے۔

رہی بات غیر مسلموں کے اپنی طرح سمجھنے کی۔ اس پر گزارش یہ ہے کہ پہلے حاجیوں سے کہو کہ مکہ معظّمہ سے آبِ زمزم لانا بند کریں۔ کیونکہ ہندو لوگ بھی گنگا سے گنگا جل لاتے ہیں وہ اپنی طرح سمجھ لیں گے۔ تم منھ سے کھانے کے بجائے کہیں اور سے کھانا شروع کرو کیونکہ

ہندو بھی منہ سے کھاتے ہیں۔ وہ تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔ تم پیر سے چلنے کے بجائے کسی اور طریقے سے چلنا شروع کرو کیونکہ ہندو بھی پیر سے چلتے ہیں۔ وہ تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔

اور اسی پر بس نہیں آیئے ''اصول الرشاد'' ص ۱۵۰ ر حضور خاتم المحققین کی ایک عبارت ملاحظہ کرلیں:

''بلکہ کمتر فرائض وواجبات اسلام ایسی مشابہت واتحاد سے پاک نظر آتے ہیں۔ یہاں روزہ ہے تو ہنود برت رکھتے ہیں اور کفار بھی اپنے معبودانِ باطل کے لئے سجدہ وطواف کرتے ہیں''۔

لہٰذا ملا جی روزہ رکھنا بھی چھوڑ و ورنہ ہندو تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے، کعبہ شریف کا طواف کرنا بھی چھوڑ و ورنہ ہندو اپنی طرح سمجھ لیں گے۔ اللہ کا سجدہ کرنا بھی چھوڑ دو ورنہ ہندو تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔

صرف یہی نہیں بلکہ ملا تطہیر کی جان زار پر قیامت ڈھانے والی ''اصول الرشاد'' ص ۱۵۰ ر ۱۵۱ ر کی یہ عبارت بھی ملاحظہ کریں:

'' علاوہ ازیں اگر حکم مشابہت قصد ونیت وغیرہ سے مشروط نہ ہو تو اس تقدیر پر چند افعال کے سوا سب احکامِ شرعیہ کا غیر معقول المعنی ہونا لازم آتا ہے۔ اور ہر زندیق یہ کہہ سکتا ہے کہ جب مشابہت کفار تمہاری شریعت میں مطلقاً واجب الاحتراز ہے تو شارع نے ان عبادات ومعاملات خصوصاً امثال سجدہ وغیرہ کو کس لئے جائز رکھا''۔

اور ملا جی میں ''انکشاف'' میں بتا چکا ہوں کہ جب تمہاری کور سمجھ کا کوئی اعتبار نہیں تو وہ تو کافر ہیں اُن کی سمجھ کا کیا اعتبار۔ کیسا جاہل ہے شریعت کی باگ ڈور کافروں کی سمجھ پر رکھ دی۔ معاذ اللہ۔

ملاجی کہتے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا اس میں کون سا جملہ ہے جس پر حکم شرعی عائد کیا جائے۔

سُنئے اناڑی صاحب! آپ نے لکھا جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں میں ہوتا ہے۔ مندر میں گھنٹے بجتے ہیں کیا درگاہوں میں بھی گھنٹے بجتے ہیں؟ مندروں میں پتھر کے بُت ہوتے ہیں اور اُن کی پوجا ہوتی ہے۔ کیا درگاہوں میں بھی معاذ اللہ بُت ہوتے ہیں اور اُن کی پوجا ہوتی ہے؟ مندروں میں شرک وکفر ہوتا ہے کیا درگاہوں پر بھی شرک ہوتا ہے؟

ملا تطہیر اتنا بڑا الزام لگا کر کہتا ہے کہ اس میں غلط کیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ملا تطہیر کے دروازے پر صلحکلیوں کی بھیڑ لگنے لگی ہے کیونکہ ملا تطہیر کے یہاں انہیں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے جو انہیں بڑے بڑے وہابیوں کے یہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ ملا تطہیر کے جلسوں میں وہابیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ اُنہیں بظاہر وہ سُننے کو ملتا ہے جو کچھ وہابی عالموں سے سُننے کو ملتا ہے۔

اب اگر وہ کہے کہ میں نے کون سی غلط بات کہہ دی تو کیا ملا تطہیر اُس کو مان لیں گے؟

نیاز وفاتحہ کے خرچ سے ملا کو تکلیف:

ملا تطہیر صاحب تیجہ، دسواں، چالیسواں، پر اعتراض کرتے ہوئے اپنی کتاب ”درمیانی امت“ میں لکھتے ہیں:

”بہت سے گاؤں دیہاتوں میں میں نے دیکھا کہ مسجد کے اماموں اور مؤذنوں کو تنخواہیں میسر نہیں ہے اور نیازوں وفاتحاؤں اور عرسوں میں لاکھوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں“۔

ص ۱۰۵ ار پر مداحانِ بارگاہِ رسالت، صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”آج وہ دور ہے کہ ایک ایک نظم پڑھنے پر شاعروں کو پانچ ہزار روپے کی

رقم ایک رات میں دے دی جاتی ہے"۔

ملا تطہیر کے پاس بصارت وبصیرت، عقل وخرد سب کا فقدان ہے۔تو یہ کیسے سمجھیں گے کہ بزرگوں نے اس کی اجازت کیوں دی۔اور کیوں اسے قائم ودائم رکھا۔اور کیوں اعلیٰ حضرت سرکار نے مراسم اہل سنت کی حفاظت میں دلائل وبراہین کے دریا بہادیئے۔

"الحمدللہ ہمارے اکابر اطبائے قلوب تھے۔خلق کے مرض باطنی کو اچھی طرح جانتے تھے۔اور اسی اعتبار سے تشخیص کرتے تھے۔مطالعہ فرمایئے۔بحر الرائق۔لکھتے ہیں: کسانی القوم اذا صلوا الفجر وقت الطلوع لاینکر علیھم لانھم لو منعوا یترکونھا اصلاً ولو یجوز عند اصحاب الحدیث و أداء الجائز عند البعض اولیٰ من الترک۔یعنی قوم کے اہل لوگ جب فجر کی نماز وقت طلوع شمس پڑھیں تو انہیں روکا نہیں جائے گا۔اس لئے کہ وہ اگر روک دیئے گئے تو بالکل چھوڑ بیٹھیں گے۔اور اگر انہوں نے پڑھی تو اصحابِ حدیث کے نزدیک جائز ہوگا۔اور ادا جائز عند البعض بالکل ترک سے اولیٰ ہے۔

اب اعلیٰ حضرت سرکار کے والد بزرگوار خاتم المحققین علامہ نقی علی خاں کی کتاب اصول الرشاد ص ۱۴۸ کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"دیکھو ان اطبائے قلوب نے خلق کے امراضِ باطنی کو کس طرح تشخیص اور مناسب مرض کے ساتھ عمدہ علاج کیا جزاھم اللہ احسن الجزاء برخلاف اس کے نئے مذہب کے علماء مسائل میں ہر طرح کی شدت کرتے ہیں اور مستحسنات ائمہ دین مستحباتِ شرع متین کو شرک وبدعت ٹھہراتے ہیں تمام ہمت ان حضرات کی نیک کاموں کے مٹانے میں (جو فی الجملہ رونق اسلام کے باعث ہیں) مصروف ہیں۔اس قدر نہیں سمجھتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر کیا کام کریں گے اور جو روپیہ کہ ان کاموں اور انبیاء اولیاء کے اعتقاد میں صرف کرتے ہیں وہ کس کام میں صرف ہوگا، ہم نے تو ان حضرات کے

احتساب و نصیحت کا اثر یہی دیکھا ہے کہ مسلمانوں میں ایک نیا اختلاف اور روزمرہ کا جھگڑا فساد پیدا ہو گیا۔ کوئی کسی کو مشرک بدعتی اور وہ اس کو وہابی گمراہ جہنمی کہتا ہے کسی نے مجلس میلاد چھوڑ کر مسجد نہیں بنوائی یا گیارہویں اور فاتحہ کے عوض دو چار طلبہ علم کو ایک وقت روٹی نہ کھلائی"۔

پھر ص ۱۴۹ / پر لکھتے ہیں کہ:

" معاذ اللہ دنائت اور خست اس حد کو پہنچی کہ جس کام میں روپیہ کا خرچ پاتے ہیں اس کے مٹانے میں کس درجہ اصرار فرماتے ہیں۔ صرف کرنا تو ایک طرف دوسروں کو خرچ کرتے دیکھ کر گھبراتے ہیں"۔

ملا جی فرمایئے! حضور خاتم المحققین علیہ الرحمۃ والرضوان آپ کا رد کرتے ہیں یا نہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کی حس مردہ ہو چکی ہے۔ اس لئے آپ کچھ سمجھ نہیں پاتے۔ ورنہ آپ ہی تو ہیں کہ اگر کوئی تیجہ کرے تو آپ کو تکلیف، چالیسواں کرے تو تکلیف، میلاد پاک کرے تو تکلیف، سرکار کی نعت پڑھنے والوں کو نذر پیش کرے تو تکلیف، پیرانِ عظام پر خرچ کرے تو تکلیف، غرض گیارہویں، بارہویں شریف وغیرہ تمام معمولات و مراسم اہل سنت پر خرچ کرے تو تکلیف۔ اب آپ حضور خاتم المحققین کا جملہ یاد کیجئے "اس قدر نہیں سمجھتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر کیا کام کریں گے۔ اور جو روپیہ کہ ان کاموں اور انبیاء اولیاء کے اعتقاد میں صرف کرتے ہیں وہ کس کام میں صرف ہوگا"۔ لہٰذا کبھی تو عقل کی بات کیا کرو!

مقابلے کیلئے نہیں:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۲ / پر لکھتے ہیں کہ:

"اور یہ کہ جو کچھ ہے سب اس کا دیا ہوا ہے اس سے مقابلے کیلئے نہیں"۔

پھر ص ۱۳ / پر لکھتے ہیں کہ:

"لیکن یہ حکومت واختیار، بادشاہت واقتدار خدائے پاک کا عطا فرمایا ہوا ہی ہے نا کہ معاذ اللہ سے مقابلہ کے لئے ہے"۔

گزارش:

دیکھ رہے ہیں آپ اناڑی پن! ملاجی مقابلہ کیا، کس نے ہے؟ مقابلہ تو جناب ہی نے کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے اپنے فتوی اور ماقبل میں بھی واضح کردیا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا مقابلہ ہے یا نہیں؟ جب کہ ملاجی اسی کتاب کے ص ۸ / پر واضح کر چکے ہیں کہ "سامنے کا لفظ مقابلے کے مفہوم کو بھی شامل ہوتا ہے"۔ ہم "انکشاف" میں آپ کو سنا چکے ہیں۔ ایک ہی چیز ایک صفحہ پر غلط کہنا پھر اسی کو دوسرے صفحہ پر صحیح کہنا یہ ملاجی کا وہ شاطرانہ فن ہے جس کا اپنے خفیہ اور باطل مقصد کے حصول کے لئے جا بجا استعمال کرتے ہیں۔ تا کہ جب کوئی اعتراض کرے تو جواب دے سکیں کہ میں نے تو ایسا لکھا ہے۔ اور جب اس کو لے کر اعتراض کیا جائے تو کہیں میں نے ایسا بھی تو لکھا ہے۔

ہندوستان میں چھوڑا ہی کس کو ہے:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۷ / پر لکھتے ہیں کہ:

"مگر تم سے یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ تم اب ہندوستان میں چھوڑ ہی کس کو رہے ہو، سوائے چند اپنے حلقہ بگوشوں کے"۔

پھر ص ۳۰ / پر لکھتے ہیں کہ:

"جو اپنے حلقہ بگوشوں کے علاوہ کسی کو سنی نہ سمجھتے ہوں ان کا کوئی تنقید وتبصرہ، مشورہ، فتویٰ ہمارے لئے قابل التفات نہیں"۔

گزارش قادری:

اس کے لئے اولاً ہم آپ کے سامنے فتاویٰ رضویہ جلد۳۰ رص ۳۵۱ رکی ایک عبارت پیش کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔ ملا جی! اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارت کو غور سے پڑھیئے اور پسینہ پونچھ لیجئے کہیں اٹیک نہ پڑ جائے:

"راہِ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علماء اہل سنت کے فتوئ تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی کو کافر کہدیا، مولوی اسحاق صاحب کو کافر کہدیا، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذاللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہدیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہدیا، حاجی امداداللہ صاحب کو کہدیا، مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب کو کہدیا پھر جو پورے حد حیا سے اوپر گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاًباللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہدیا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اس کا نام لے دیا کہ انھوں نے اسے کافر کہدیا"

ملا جی! غور فرمایئے آپ غلامانِ بارگاہِ اعلیٰ حضرت پر وہی الزام لگا رہے ہیں۔ جو اس زمانے کے لوگوں نے حضور اعلیٰ حضرت پر لگائے تھے۔ آپ اُن لوگوں کے ساتھ ہیں جنھوں نے الزامات لگائے تھے۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت سرکار کے ساتھ ہیں۔

رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی بھی فتویٰ و تبصرہ آپ کے لئے قابل التفات نہیں اس پر گزارش یہ ہے کہ اگر مفسدانہ خیالات کا جنازہ نہیں نکلا تو چشم اشکبار کیوں ہے، اگر گھر جلا نہیں ہے تو ماتم کی صدائیں کیوں آرہی ہیں، یہ بے چینی کیوں دِکھائی دے رہی ہے،

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۸ر پر "ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ص ۹۴ر کی یہ عبارت نقل کی ہے:

" آجکل خانقاہوں اور درگاہوں میں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں اور گردواروں میں ہوتا ہے اور تم نے اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی جو عبارت پیش کی ہے اُس کا ہماری عبارت سے کوئی تعلق ہی نہیں وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور مزاروں کو بتوں کا استھان بتاتے ہیں"۔

قارئین سے گزارش ہے کہ آپ سب سے پہلے فتاویٰ رضویہ شریف کی وہ عبارت دیکھیں جو میں نے ان کا رد کرتے ہوئے پیش کی تھی۔ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ ص ۱۱۲ر کا سوال وجواب:

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ کوئی جانور یا شیرینی مندر میں یا بت پر یا دیس بھیروں وغیرہ کی استھان پر یا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وغیرہ کی قبر پر چڑھائی جائے اور اس بت کا پجاری یا استھان کا پجاری یا قبر کا مجاور اُس چڑھاوے کو لے لے اور اس کو بیچے تو مول لینا درست ہے یا نہیں؟

یہ ہے سوال۔ اب جواب ملاحظہ کریں:

"عجب وہ مسلمان کہ اسلام اور کفر میں فرق نہ کرے عجب وہ مسلمان کہ بتوں کے استھان اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے مزاراتِ طیبہ کو ایک ساتھ گنے بُت پر چڑھاوا چڑھانا کفر ہے اور اولیائے کرام کو ایصال ثواب، طریقِ اسلام"۔

قارئین سے گزارش ہے کہ سوال وجواب دونوں مطالعہ کریں کہاں اعلیٰ حضرت نے تخصیص فرمائی ہے کہ یہ وہابیوں کے لئے ہے۔ سوال کو غور سے دیکھئے مندر اور استھان استعمال کیا ہے

اور حضرت خواجہ غریب نواز کی تربت کو خواجہ معین اجمیری چشتی کی قبر لکھا ہے۔ اگر وہابی دیوبندی ہوتا تو مزار کو بھی استھان لکھتا جیسا کہ اناڑی صاحب ماقبل کی عبارت میں اس کا اقرار کر چکے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت کے جواب میں تو کہیں شائبہ تک نہیں ہے۔ ملاجی نے زبردستی تخصیص کر دی کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو مزاراتِ طیبہ پر حاضری کو ناجائز کہتے ہیں۔ یعنی وہابی دیوبندی۔ ویسے ملاجی یہ کہنے میں بہت آگے ہیں کہ یہ فلاں کے لئے ہے ، یہ فلاں کے لئے ہے۔

ملاجی آیئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ فتاویٰ رضویہ جلد۲ رص ۳۲ رکی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو احکامِ شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کے لئے ہے"۔

کہئے بے قید صاحب ! آپ نے بھی بہت جلدی چھٹی لے لی۔ اور آیئے اشک بار آنکھوں سے فتاویٰ رضویہ جلد۳ رص ۶۸۴ رکی یہ عبارت ملاحظہ کیجئے:

"ادعار تخصیص بے مخصّص محض باطل و مردود ہے"۔

اعلیٰ حضرت کی عبارت "عجب وہ مسلمان" سے کیسے آپ نے بدمذہبوں کو سمجھ لیا اور اپنے کو خارج کر لیا۔

اور اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے جیسا کہ آپ نے لکھا کہ "وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور مزاروں کو بتوں کا استھان بتاتے ہیں"۔ یعنی وہابی دیوبندی۔ تو کیا وہابی دیوبندی کے لئے پابندی ہے کہ وہ مزارات طیبہ کو ایک ساتھ نہ گنیں، یا اُن سے مشابہت نہ کریں۔ اور ملاجی یا ملاجی کے خیال میں اہل سنت کو اس کی چھوٹ ہے کہ وہ مزارات طیبہ اور مندروں کو ایک ساتھ گنیں، یا اُن سے مشابہ ہونا لکھیں؟۔ معاذاللہ رب العلمین

اسٹیج پر مغلظات کا الزام:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۸۷ پر لکھتے ہیں کہ:

"یہ اہل سنت کے خلاف دوسرے باطل فرقوں کی تردید پر اسٹیجوں سے ایسی چیخ وپکار، فحش کلامی، مغلظات، بازاری الفاظ سے کرتے ہیں"

گزارش قادری:

سارا زمانہ جانتا ہے کہ ہم نے اگر کُتّا کہا تو وہابی دیوبندی کو، ہم نے سوئر کہا تو وہابی کو، ہم نے گدھا کہا تو وہابی کو، ہم نے توہین وتذلیل کی تو دشمنانِ رسول کی۔ اور گستاخانِ خدا اور رسول کی توہین وتذلیل کرنا نیکی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت سرکار فرماتے ہیں کہ:

"کافر کی ہجو کرنا نیکی ہے"

ہم نے اگر کتا اور سوئر کہا بھی ہے تو سرکار مفتی اعظم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے، اور اس سلسلے میں ملاجی اور ملاجی جیسے صلح کلیوں اور اُن کے حواریوں کے منہ میں پتھر ٹھونسنے کے لئے فتاویٰ مصطفویہ شریف کی یہ عبارت کافی ہے۔ ہمیں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مطالعہ فرمایئے فتاویٰ مصطفویہ ص ۶۱۳ پر سرکار مفتی اعظم لکھتے ہیں کہ:

"یہ بے تہذیب و بے ادب مدعیانِ تہذیب وادب علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کو منہ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا کو ناحق سناتے ہیں، بہت سختیاں برتتے ہیں، نہایت شدتیں کرتے ہیں، اُن کے اعتراض علماء ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ ورسول تک جاتے ہیں علماء ہی ان گندی گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ کہہ کر اللہ ورسول تک ایذا پہنچاتے ہیں۔ علماء کیا فرماتے ہیں جنہیں یہ گالیاں بتاتے ہیں۔ بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں، علماء تو وہی کہتے ہیں جو قرآن وحدیث انہیں سکھاتے ہیں وہ اگر کافر کہتے ہیں تو اللہ ورسول

نے فرمایا فان اللہ عدو للکفرین۔ تو اللہ دشمن ہے کافروں کا وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن نے فاسق فرمایا۔ و اللہ لایھدی القوم الفاسقین۔

وہ اگر ضال کہتے ہیں تو خدا نے فرمایا:

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وہ اگر منافق کہتے ہیں تو ان کے رب نے فرمایا اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بعضھم من بعضٍ یأمُرونَ بِالمنکرِ وَینھَونَ عنِ المعروفِ (پ١٠/ع١٥/) منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے روکیں۔

وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا: اولٰٓئِکَ ھُم الْکفَرَۃُ الْفَجَرَۃُ (پ ٣٠/ع٥/) یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا: وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ (پ١٠/ع٥/) اور اللہ کی ان پر لعنت ہے۔

وہ اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا: لَعنَۃُ اللّٰہِ علی الکاذبین (پ ٣/ع١٤/) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

وہ اگر ظالم کہتے ہیں تو قرآن میں آیا: اَلَالعنَۃُ اللّٰہِ علی الظّٰلمین (پ١٢/ع٢/) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے: وان اللّٰہَ لایھدی کیدالخائنین (پ١٢/ع١٣/) اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وہ اگر خائب و خاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن میں ہے: اُولٰٓئِکَ ھُم الْخٰسِرُوْنَ ط (پ١/ع٣/) وہی نقصان میں ہیں۔

وہ انہیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے: اُولٰٓئِک اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ

فِيهَا خٰلِدُوْنَ (پ ۱ ع ۴/۴) وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے دکھا چکے ہیں، وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اس کا پتہ بھی قرآن سے بتا چکے۔ غرض وہ کیا ہے جو علماء اپنی طرف سے کہتے ہیں، وہ حکم شریعت بیان کرتے ہیں اس پر تو یہ شرارِ لئامِ جاہلانِ بدلگام یہ منہ زوریاں کرتے اور علماء پر بے تہذیبی بے ادبی اور تعصب و جہالت ضد و نفسانیت غرور تکبر کا الزام لگاتے ہیں۔ انھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنے والا، بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں، احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں۔ اگر علماء وہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ فرماتے جو کفار و منافقین کے لئے قرآن عظیم نے فرمایا اور جیسا کچھ انھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب پیکر غرور مجسمہ ضد و نفسانیت جہال بے خرد کیسا کچھ جامہ سے نکلتے آپے سے باہر آتے۔ قرآن کریم نے انہیں سفیہ احمق بے وقوف بدعقل فرمایا: الا انهم هم السفهآء ولكن لايعلمون ط (پ ا ع ۲/۲) سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

وہ اگر اُنہیں مفسد کہتے ہیں تو اس قرآن نے اُنھیں مفسد فرمایا: الا انهم هم المفسدون ولكن لّايشعرون ط (پ ا ع ۲/۲) سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر اُنہیں شعور نہیں۔

قرآن نے اُنہیں جاہل بتایا: واعرض عنِ الجاهلينَ ط (پ ۹ ع ۱۴/۱۴) اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

سَلامٌ عليكم لانَبْتَغِى الْجاهلينَ ط (پ ۲۰ ع ۹/۹) بس تم پر سلام۔ ہم جاہلوں کے غرضی نہیں۔

قرآن نے اُنھیں گدھا کہا: كَمَثَلِ الحمارِ يَحملُ اَسفاراً (پ ۲۸ ع ۱۱/۱۱) گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے۔

كَاَنَّهُم حُمُرٌ مُستنفِرةٌ من قَسْوَرَةٍ ط (پ ۲۹ ع ۱۶/۱۶) گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

قرآن نے اُنہیں کُتّا کہا: کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکهٗ یلهث ط (پ۹/ع۱۲/)

کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

بلکہ کُتے سوئر سے زیادہ بھی بدتر فرمایا: اُولٰٓئِکَ کَالْاَنعام بل هُم اضل (پ۹/ع۱۲/)

وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

اُولٰٓئِکَ هُم شرُّ البریَّةِ (پ۳۰/ع۲۳/)

وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ کلام اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور ظاہر و باہر ہوا کہ یہ علماء کو بے تہذیب و بے ادب بتانے والے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

علمائے کرام تخلقوا باخلاق الله پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اس لئے وہ اپنے محبوب رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین کو اس کا حکم فرماتا ہے۔.............................."

ضد و نفسانیت و ہٹ دھرمی کو پرے رکھتے ہوئے فرمانِ سرکارِ مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو بنظر انصاف دیکھئے کہ کن کن ناموں کو قرآن کریم سے دشمنانِ اسلام کے لئے ثابت فرمایا:

۱: وہ فاسق ہے۔

۲: ضال ہے۔

۳: منافق ہے۔

۴: فاجر ہے۔

۵ : ملعون ہے۔

٦: جھوٹا ہے۔

٧ : ظالم ہے۔

٨ : خائن ہے۔

٩: خائب ہے۔

١٠: ناری ہے۔

١١: مفسد ہے۔

١٢ : جاہل ہے۔

١٣ : گدھا ہے۔

١٤ : کُتّا ہے۔

١۵ : سوئر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

اب ایک بار پھر اپنی عبارت کو دہرا لیجئے:

"یہ اہل سنت کے خلاف دوسرے باطل فرقوں کی تردید پر اسٹیجوں سے ایسی چیخ و پکار، فحش کلامی، مغلظات، بازاری الفاظ سے کرتے ہیں"

اور اس کے فوراً بعد سرکار مفتی اعظم کی عبارت بھی دُہرا لیجئے:

"یہ بے تہذیب و بے ادب مدعیانِ تہذیب و ادب علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کو منھ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں.........." الخ

......."تو بفضلہٖ تعالیٰ ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہو گیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں ہر طرح اس کے اور اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں۔

(فتاویٰ مصطفویہ ص ٦١٨)

اب اگر ہم قرآن وحدیث واقوالِ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور سرکار مفتی اعظم ہند کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے وہابیوں، دیوبندیوں اور دشمنانِ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتا سوئر کہیں تو انہیں مرچیں لگ رہی ہیں، کہ یہ تہذیب کے خلاف ہے۔ لیکن اولادِ رسول اولادِ علی حسنی حسینی سید آلِ غریب نواز حضرت سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی گدی نشین اجمیر شریف کو معاذ اللہ گدھا کہا گیا تب انہیں اور اُن کے حواریوں کو تہذیب اور آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نظر نہ آئی، جب کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱ ص ۲۳ر پر فرمایا کہ:

"پھر بھی سید کا فضل ذاتی ہے جو فسق بلکہ بدمذہبی سے بھی نہیں جاتا جب تک معاذ اللہ حد کفر تک نہ پہنچے"۔

اور اُسی کے نیچے فرماتے ہیں کہ:

"اور سید کی تعظیم بسبب جزئیتِ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور جزئیت تابقائے اسلام باقی ہے"۔

اور اسی پر بس نہیں۔ اعلیٰ حضرت سرکار فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ ص ۱۳۱ر پر فرماتے ہیں کہ:

"سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے"۔

اب آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا آپ کے یہاں مسلک اعلیٰ حضرت اسی کا نام ہے کہ ایک سید جن کی تعظیم واجب ہے اُن کو معاذ اللہ گدھا کہا جائے۔ اور خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں دشمنوں جن کی توہین فرض ہے اُن کو گدھا اور کُتّا کہنے والا بے تہذیب ہے؟ معاذ اللہ رب العلمین۔

ملا جی! تمہارا کہنا ہے کہ ہم کسی کو چھوڑ نہیں رہے ہیں، ہم کسی کو سنی نہیں سمجھتے۔ ایک طرف تو تم یہ کہہ رہے ہو اور دوسری طرف تمہارے معتمد و مستند ہم سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہمت

ہے تو کافر کہو۔ اگر عقل سلب نہیں ہوگئی ہے تو سمجھو کہ ہمارے احتیاط کی گواہی تمہارا معتمد دے رہا ہے" والفضل ماشهدت به الاعداء " مگر افسوس ہے تم اور تمہارے معتمد پر۔ تمہارے معتمد کافر کہلوانے پر لگے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہے کہ ہم کافر نہیں کہتے۔

اور تم کہتے ہو ان کے یہاں کفر سے نیچے کوئی درجہ نہیں ہے۔ تو پہلے تم اور تمہارے آقا دونوں آپس میں اتفاقِ رائے کرلو پھر بات کرو، ہاں ہماری طرف سے اپنے آقا کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ہمت سے کافر نہیں کہتے۔ شریعتِ مطہرہ کے حکم سے کافر کہتے ہیں۔ کوئی دنیوی جھگڑا تھوڑی ہے کہ ایسا کرو؟۔ ہمت سے جن لوگوں نے کافر کہا ان کا انجام کیا ہوا جانتے ہو؟ آج تک بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور یہ ثابت نہ کر سکے کہ کفر کلامی کیا یا کفر فقہی؟

اپنے گھر کی خبر لو:

علم کے آفتاب و ماہتاب کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ حال کہ فتویٰ میں کفر کلامی کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب بحث ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ " کفر کلامی نہ سہی فقہی مان لیجئے"۔ معاذ اللہ۔ ان کی علمی یتیمی اور بے لگامی پر کن الفاظ سے ماتم کیا جائے۔

عوام اہل سنت گمراہی کے راستے پر: (معاذ اللہ)

ملا جی اپنی کتاب " ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ۱۳ پر لکھتے ہیں:

(۱): "اور جس کو اللہ کے ذکر میں اور اس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو، بزرگوں، پیروں، ولیوں سے اس کی محبت و عقیدت ان کی نیازیں فاتحائیں، عرس و لنگر، ان کے نام کے نعرے اور ان کے نام کے جلسے جلوس سب غیر مقبول و ناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں"۔

حوالہ کچھ "اور الزامات کی تردید" صفحہ ۱۸۔

نیز ملا جی اپنی کتاب " ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ۴۶ ر ۴۷ ر پر لکھتے ہیں:

(۲) " دیندار تو نہ رہے دین کے ٹھیکیدار بہت ہو گئے، خدا والے تو چلے گئے خدا کو بھلا

کر اپنی پرستش اور پوجا پاٹ میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح جگہ جگہ پھیل گئے‘‘۔

ضربِ رضا:

فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ ص ۱۷۸ پر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

’’جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے‘‘۔

پہلی عبارت میں آنجناب نے عبادت کی نفی نہ کی، یعنی عبادت کرتے ہوں، ہاں مزہ یعنی خشوع وخضوع کا سہارا لے کر کیا صاف صاف نہ لکھا؟ کہ:

(۱) بزرگوں، پیروں ولیوں سے محبت وعقیدت گمراہی کا راستہ ہیں۔

(۲) بزرگوں پیروں ولیوں کی نیازیں وفاتحائیں گمراہی کا راستہ ہیں،

(۳) بزرگوں پیروں ولیوں کے لنگر گمراہی کا راستہ ہیں،

(۴) بزرگوں پیروں ولیوں کے نعرے گمراہی کے راستے ہیں،

(۵) بزرگوں پیروں ولیوں کے جلسے گمراہی کے راستے ہیں۔

(۶) بزرگوں پیروں ولیوں کے جلوس گمراہی کے راستے ہیں۔

اب مذکورہ بالا عبارت ’’فتاویٰ رضویہ شریف کہ: ’’جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے‘‘۔ کے تناظر میں آپ کی اس عبارت پر عند الشرع کیا حکم عائد ہوگا؟

نیز آپ کی عبارتِ ثانی بھی کیا مذکورہ بالا حوالہ فتاویٰ رضویہ شریف کی زد میں نہیں؟ حیرت ہے کہ آپ ہم کو کہہ رہے ہیں کہ ہم کسی کو سنی نہیں سمجھتے اور آپ کا یہ حال ہے کہ آپ نے علماء ومشائخ کو پوجا پاٹ کروانے والا بتا دیا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ’’من شذ

شذ فی النار ''جو دنیا میں سب سے الگ وہ جہنم میں سب سے الگ۔ کہیں تم پر صادق نہ آجائے۔

ملاجی! کیا آپ کا حال بھی وہابیہ دیابنہ کی طرح نہیں؟ کہ وہ آج تک یہی کہتے پھرتے ہیں کہ عبارتیں کاٹ چھانٹ کر پیش کیں، کچھ کا کچھ بیان کر دیا، عبارت کے آگے دیکھئے، پیچھے دیکھئے، ہم نے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن وہابیوں دیوبندیوں کو نہ ماننا تھا نہ مانے، اور تاویل پر تاویل کرتے رہے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

۱۰ر صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۲۰۱۶ء

روز سنیت افروز وہابیت سوز جمعہ مبارکہ

جوہر مغفرت

محدث علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے وہ یہ کہ

مجلس میلاد پاک

کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے ارحم الراحمین! مجھے اس کا یقین ہے کہ میرا یہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔

اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی''۔

(اخبار الاخیار شریف ص ۶۲ /)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

''جب میں حسبِ ارشادِ الٰہی سیرِ سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خلیل کِیا، موسیٰ (علیہ السلام) کو کلیم۔ داؤد (علیہ السلام) کے لئے پہاڑ مُسخّر کیے، سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے مُردے جلائے، میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا، کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ

میری یاد نہ ہو جب تک تُو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے''۔ ت سبحان اللہ۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۳۰ ص ۱۹۱)

سنیت کا کام کریں گے　　　　فتاویٰ رضویہ عام کریں گے

اللہ عزوجل سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور

مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے، ارے کس کے دوست دشمن، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست و دشمن، افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے، اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صُورت دیکھ کر آنکھوں میں خُون اُترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، ان کے بدگویوں، انھیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی، کیا حشر نہ ہوگا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلانا نہیں! مسلمانوں! اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو

اللہ عزوجل توفیق دے، آمین! واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ شریف ۱۴، ص ۴۰۴)

ASKARI ACADEMY

Dargah Mazhar-e-Ala Hazrat, Khanqah-e-A'alia Hashmatia
Hashmat Nagar, Pilibhit Shareef, Mob.: 8307029706, 9760863598
E-mail : askariacademy6@gmail.com